SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Sunday, February 23rd, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall. (State Bank Building), Islamabad at half past four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدْ جَآءَكُم بُرْهَٰنٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿١٧٤﴾
فَأَمَّا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱللَّهِ وَٱعْتَصَمُوا۟ بِهِۦ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِى رَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَٰطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿١٧٥﴾

ترجمہ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

لوگو زندگی کے سفر میں تمہاری رہنمائی کے لئے دو چیزیں موجود ہیں۔ ایک اللہ کی کتاب جو حق و باطل اور صحیح و غلط کے لئے آخر اور قطعی حجت ہے۔ اور دوسرے ہم نے بشریت کے لباس میں اپنا وہ نور بھیجا ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر تمہیں صحیح راستہ دکھائے گا۔ اب جو لوگ اللہ کو اپنا لاشریک حاکم و مالک مان کر اس نور کے سہارے دنیا کا سفر طے کریں گے انہیں اللہ اپنی رحمت کے سائبان میں لے لے گا۔ اور زندگی کی راہوں کے پیچ و خم میں اپنی رضا ور حمت کے سیدھے راستے پر چلائے گا۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman : Question No. 145, Maulana Kausar Niazi.

INDUSTRIAL DEVELOPMENT

145. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) Whether 90% of industrial development in the country has taken place in Karachi or in its vecinity; and

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Sunday, February 23rd, 1986

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall. (State Bank Building), Islamabad at half past four of the clock in the evening, with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُم بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿١٧٤﴾
فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ
وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿١٧٥﴾

ترجمہ : شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

لوگو زندگی کے سفر میں تمہاری رہنمائی کے لئے دو چیزیں موجود ہیں۔ ایک اللہ کی کتاب جو حق و باطل اور صحیح و غلط کے لئے آخر اور قطعی حجت ہے۔ اور دوسرے ہم نے بشریت کے لباس میں اپنا وہ نور بھیجا ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر تمہیں صحیح راستہ دکھائے گا۔ اب جو لوگ اللہ کو اپنا لاشریک حاکم و مالک مان کر اس نور کے سہارے دنیا کا سفر طے کریں گے انہیں اللہ اپنی رحمت کے سائبان میں لے لے گا۔ اور زندگی کی راہوں کے پیچ و خم میں اپنی رضا اور رحمت کے سیدھے راستے پر چلائے گا۔

STARRED QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman : Question No. 145, Maulana Kausar Niazi.

INDUSTRIAL DEVELOPMENT

145. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) Whether 90% of industrial development in the country has taken place in Karachi or in its vecinity; and

(b) Whether Government intends to make industrial plans for the rural areas of the other provinces in order to provide job opportunities to their local inhabitants?

Syed Zafar Ali Shah: (Answered by Mir Nawaz Khan Marwat): (a) No.

(b) Government attaches a very high priority to the development of rural areas to spread the benefits of economic growth through gainful employment and higher incomes. Emphasis is accorded to small scale industries which require small capital, have short gestation period, and generate employment opportunities.

Mr. Hasan A. Shaikh: Supplementary, Sir, whether it is a fact that in the last two decades not a single Industrial licence has been granted to anybody in Karachi?

Mr. Chairman: Mir Nawaz Khan Marwat.

Mir Nawaz Khan Marwat: (Minister of State for justice and Parliamentary Affairs): The question first was that 90% of the industries have been installed in Karachi. This was the question and I would clarify the......

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, I am asking that question by another question....

Mir Nawaz Khan Marwat: I got your point. You talk of the last two decades, it means 20 years. I would Sir, read out a short statement on that. Sir, the Ministry of Industries, as you know, is concerned with the promotion of industries in the private sector only. One of the indicators of industrial development is the industrial sanctions. During the period 1977-78 to 1984-85 an industrial investment of Rs. 80,907 million was sanctioned by PICIC, IDBP and

IBP. On this Karachi's share was only 11 per cent. Year-wise break-up of sanctions is given below:

	Karachi's sanctions Rs. in million
1977-78	401
1978-79	1270
1979-80	694
1980-81	1170
1981-82	1130
1982-83	916
1983-84	1958
1984-85	1291

A physcial survey was carried out also by IBP which indicates that of the investment sanctioned by IBP, the share of Karachi in investments realized—one is sanction, as you know Sir, one is realization—during 1977-78 to 1984-85 is only 10.5 **per cent**.

Mr. Chairman: Abdur-Rahim Mir Dad Khel.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ اس سے روز گار کے مواقع میسر آتے ہیں، تو مستقبل میں اندازاً کتنے افراد اس سے استفادہ کر سکیں گے۔

میر نواز خان مروت : جناب میں نے گزارش کی تھی کہ حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ ملک کے مختلف علاقوں میں بالخصوص دیہی علاقوں میں صنعتیں قائم کی جائیں تاکہ لوگوں کو روز گار مہیا ہو سکے۔ جہاں جس قسم کی صنعت لگے گی وہاں اسی کے مطابق روز گار مہیا ہو گا۔ میں اس ضمن میں ایک بات عرض کروں گا جیسا کہ صوبائی حکومتوں نے کیا ہے کہ حکومت نے ہر جگہ چھوٹی صنعتوں کو ترقی دینے کی کوشش کی ہے اور اکثر ضلعی ہیڈ کوارٹرز پر انہوں نے انڈسٹریل اسٹیٹس بھی قائم کی ہیں میری گزارش یہ ہے کہ جہاں صنعت لگے گی اس کے ساتھ پالیسی کا مسئلہ ہے کسی خاص صنعت کا نہیں جتنی صنعتیں زیادہ لگیں گی اتنے زیادہ روز گار ملیں گے۔

سردار خضر حیات خان : کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ صرف پالیسی ہی ہے یا دیہاتوں

میں کوئی کام بھی ہوا ہے؟ اور کتنا پیسہ خرچ ہوا ہے؟ یعنی کیا صرف پالیسی تک محدود ہے یا کچھ پیسہ بھی خرچ ہوا ہے؟

میر نواز خان مروت: آپ کو پتہ ہے کہ گورنمنٹ نے وضاحت کی تھی کہ زراعت پر مبنی صنعتوں کی طرف گورنمنٹ کا زیادہ رجحان ہے۔ پیسہ نہیں پہلے ہمیشہ ہر چیز کی فیز بیلٹی دیکھی جاتی ہے۔ جب تک آپ سروے نہ کریں اور کسی چیز کی فیز بیلٹی رپورٹ نہ آئے تو کسی قسم کی صنعت نہیں لگائی جا سکتی۔ لہذا پہلے یہ ابتدائی مراحل طے کرنے پڑتے ہیں۔

سردار خضر حیات خان: کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ دیہاتوں میں سروے ہی ہوتا رہے گا' فیز بیلٹی رپورٹ ابھی تک تیار ہی نہیں ہوئی ہے تو یہ پالیسی پھر کیسے بنائی گئی ہے۔

جناب چیئرمین: میرے خیال میں انہوں نے یہ نہیں کہا۔

میر نواز خان مروت: میں نے پورے ملک کے لئے کہا ہے دیہاتوں کے لئے بالخصوص رعایت برتی گئی ہے تاکہ لوگوں کا شہروں کی طرف in-flux نہ ہو۔ روزگار قریب ترین جگہ پر ملے اور ان کی جو مقامی اشیاء ہیں وہ استعمال میں لائی جا سکیں agro-based انڈسٹری کا میں نے اس لئے ذکر نہیں کیا تھا کہ دیہاتوں کو discourage نہ کیا جائے۔

سردار خضر حیات خان: نہیں۔ ڈسکرج کی بات نہیں ہے میں تو یہ پوچھ رہا ہوں کہ آج تک اس پالیسی پر کوئی پیسہ بھی خرچ ہوا ہے یا یہ صرف پالیسی ہی ہے؟

میر نواز خان مروت: دیکھئے جناب اگر کوئی انڈسٹری لگانا چاہے تو ایک کروڑ تک سینکشن کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ ہر کوئی لگا سکتا ہے۔

مولانا کوثر نیازی: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ کراچی اور اس کے گرد و نواح میں کتنے فی صد صنعتی ترقی ہوئی ہے اور باقی صوبوں کے دیہی علاقہ جات میں کتنے فی صد ہوئی ہے؟

میر نواز خان مروت: میرے خیال میں مولانا صاحب تشریف نہیں رکھتے تھے۔ میں نے عرض کیا تھا کہ کراچی کا کل شیئر ۱۱ فی صد ہے جس میں سے پانچ دس فی صد realize ہو چکا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ سوال سے کراچی کی بات خصوصیت سے آ رہی ہے اور کراچی کے بارے میں یہ کہہ دینا' ان کا سوال شروع میں یہ تھا کہ ۹۰ فی صد کراچی کو حصہ ملا ہے' حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ میرے خیال میں ان کی اطلاعات صحیح نہیں ہیں۔ کراچی کو صرف ملک کے ۱۱ فی صد کے قریب ملا ہے۔ ہاں البتہ آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سندھ

کے صوبہ میں جو انڈسٹری لگی ہے اس میں سے ۷۲ فی صد کراچی میں لگی ہے۔ سندھ کے اپنے حصہ کی بات کریں۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال '۱۴۶' مولانا کوثر نیازی صاحب

WOMEN COMMISSION REPORT

146. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister Incharge of the Women's Division be pleased to state:

(a) when did the Women Commission submit its report to the President;

(b) the action on the said report; and

(c) whether there is any proposal to publish this report?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) On the 4th July, 1985.

(b) The Report is under consideration of the Government.

(c) No such proposal is under consideration at present.

مولانا کوثر نیازی: ضمنی سوال 'یہ رپورٹ کب تک حکومت کے زیر غور رہے گی۔

جناب چیئرمین: جناب زین نورانی صاحب۔

Mr. Zain Noorani (Minister of State for Foreign Affairs): Sir, I am affraid the honourable Member is speaking from his own personal experience of the time, when he was in Government. As far as the honourable Senator who has asked the question, I will reply to him.......

(Interruptions).

Mr. Chairman: No interruptions, please.

مولانا کوثر نیازی: پھانسی پر لگادوان سب کو جو پہلے حکومت میں رہے ہیں۔

سردار خضر حیات خان: پہلے ان کو لگانا پڑے گا جو اس وقت ہیں' پھر دوسروں کو لگانا پڑے گا۔

جناب زین نورانی: خیر یہ تو دیکھا جائے گا۔ آپ ہمارے ساتھ ہیں یا نہیں ہیں۔ یہی ابھی تک تو پتہ نہیں چل رہا۔

سردار خضر حیات: وقت یہ جلدی بتا دے گا' آپ کو۔

جناب زین نورانی: دو دن میٹنگ اٹنڈ کرتے' تیسرے دن نہیں کرتے۔

Mr. Chairman: No cross-talk, please.

Mr. Zain Noorani: Sir, as I could understand the question was what happened after the report was handed over?

Now, the exact position is that after the report was submitted to the Government, the Prime Minister ordered that it should be circulated to all the Ministries/Divisions of the Federal Government as well as to the Provincial Governments for their comments on 284 recommendations made by the Commission. The answers from the Ministries/Divisions and the Provincial Governments are awaited. As soon as they are received they would be processed further to implement the same.

مولانا کوثر نیازی: کیا وزیر صاحب بتائیں گے کہ یہ رپورٹ شائع نہ کرنے میں کوئی خاص حکمت اور مصلحت ہے۔

Mr. Zain Noorani: There is no 'Hikmat' or 'Maslehat' in publishing a report which has been given and opinion has been asked for and comments sought from the Provincial Governments and the Ministries. Reports, I think,—if I were to go into the history—the 78 reports have been published and there was no basic reason for not publishing this one. When the comments have come, when action is about to be taken, we will not only circulate it among the Members, if possible, of the Senate as well as of the National Assembly but try and get reaction from as many people as possible in the country.

Mr. Hassan A. Shaikh: Supplementry, Sir.

جناب چیئرمین: جناب فرمائیں۔

Mr. Hassan A. Shaikh: Are the reasons for not publishing the report same as were given for not publishing the Hamud-ur-Rehman's Report?

Mr. Chairman: I don't think this arises out of this question.

Mr. Zain Noorani: But I would suggest that the honourable Senator might send a fresh question about Hamud-ur-Rehman's Report.

جناب چیئرمین: اگلا سوال۔ مولانا کوثر نیازی صاحب۔

SECRETARY, WOMEN'S DIVISION

147. ***Maulana Kausar Niazi:** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state:

(a) when did the Secretary, Women Division retire from service;

(b) the reasons for not appointing a new Secretary so far; and

(c) the time by which the said post will be filled in?

Sahabzada Yaqub Khan (Answered by Mr. Zain Noorani): (a) The former incumbent retired on 22-6-1985.

(b) & (c) No suitable woman officer of sufficient seniority is available among the government employees. Government is now considering a panel of prominent women from outside the government to fill in this post on contract basis and the appointment is likely to materialise shortly.

مولانا کوثر نیازی: ضمنی سوال، کیا اس سلسلے میں یہ پوسٹ ایڈوٹائز کرنے کا ارادہ حکومت رکھتی ہے۔ اگر موجودہ سرکاری ملازم خواتین میں سے کوئی اس قابل نہیں ہے کہ وہ سیکرٹری بن سکے۔ تو کیا باہر کی قابل خواتین میں سے کسی کو یہ منصب حکومت سپرد کرنے کے لئے اسے ایڈوٹائز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئرمین: جناب زین نورانی صاحب۔

Mr. Zain Noorani: At the moment, Sir, a panel is being formed of eminent ladies for selection, who could fill in this post but I would have no objection to forwarding the advice and recommendation of the honourable Senator to the Prime Minister.

Mr. Hassan A. Shaikh: Supplementary, Sir. Whether a male Secretary is occupying the post of Secretary Women Division?

Mr. Zain Noorani: The Acting Secretary at the moment is a male.

Mr. Javed Jabbar: Sir, would the honourable Minister like to say whether it is standard procedure for an important position, such as this, to remain unfilled for as long as eight months?

Mr. Zain Noorani: Well, I will like to explain. Efforts were made to fill in this post from within the women employees of the Government, who could be considered for this post and having failed to find any suitable one, a panel is being formed and it is unfortunate that it has taken eight months but there have been cases in the past where it has been for a longer period also. Sometimes, it does happen, it cannot be helped.

Mr. Chairman: Next question, Haji Malik Faridullah Khan.

PROHIBITED ARMS

148. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that no entries for prohibited arms can be made in the Arms licences, except in cases where the Ministry of Commerce grants import permit;

(b) whether it is also a fact that some Political Agents in the N.W.F.P. are making entries of prohibited bore weapons in the said licences; if so, the legal position of such cases indicating the authority under which such entries are being made; and

(c) whether it is also fact that some Political Agents are charging fee ranging from the one thousand to three thousand rupees for making such entries in the arms licences for prohibited Bore indicating also the legal position of such fee?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: (a) No. Those prohibited bore weapons can also be entered which have been acquired from any other legal source such as the Government Malkana/Fire-Arms Bureau.

(b) No. Political Agents can only enter those prohibited bore weapons which are acquired through a legal source.

(c) The Government have not imposed any fee for the entry of weapons on licences. However the Provincial Government of NWFP and Baluchistan have been asked to clarify the position.

مولانا سمیع الحق: ضمنی سوال ' کیا وزیر محترم یہ بتائیں گے کہ یہ صحیح ہے کہ جن لوگوں کو ممنوعہ بور کے لائسنس جاری ہوئے ہیں اور ان کے بارے میں ابھی تک کوئی پالیسی طے نہیں ہوئی ' وہ باہر سے در آمد کریں یا کہیں سے بندوق حاصل کریں۔ اس کے بارے میں کوئی پالیسی طے ہوئی ہے تو اس کی وضاحت فرمائیں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: ان کے متعلق پالیسی یہی ہے ایم این اے اور سینٹر جن کو ایشو ہوئے ہیں وہ کامرس منسٹری کو اپلائی کریں ' کامرس منسٹری ان کو لائسنس ایشو کرتی ہے۔

مولانا سمیع الحق: یہ ممبران کے لئے نہیں ' بلکہ جن لوگوں کو یہ لائسنس ایشو ہو چکے ہیں۔ وزارت داخلہ سے عام لوگوں کے لائسنس بن چکے ہیں۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میرے خیال میں یہ تو کامرس منسٹری سے پوچھنا چاہئے مجھے تو اس کا علم نہیں ہے۔

مولانا سمیع الحق: یہ مسئلہ پہلے بھی وزارت داخلہ ان کے پاس بھیج چکی ہے۔ وہ ان کے پاس بھیجتے ہونگے۔

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! یہ تو کامرس منسٹری سے تعلق رکھتا ہے کہ وہ کن کن لوگوں کو دیتی ہے۔ ہم لوگوں کا جہاں تک کام ہے ہم نے ان کو لائسنس ایشو کر دیئے ہیں۔ اب کامرس منسٹری کے پاس وہ جائیں اگر وہ نہیں کرتے تو فناس منسٹری یا پرائم منسٹر صاحب کی طرف رجوع کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جنہوں نے سوال اٹھایا ہے انہیں بھی تو کچھ موقع دیں کہ اس سے متعلق ان کا کوئی ضمنی سوال ہے۔

قاضی عبداللطیف: یہ اس قسم کے سوالات میں سے ہے۔ جن کو زیادہ نہ چھیڑا جائے تو بہتر رہے گا۔

جناب چیئرمین: جناب ملک فرید اللہ خان صاحب!

ملک فرید اللہ خان: سر' یہ جو وزیر داخلہ نے فرمایا ہے کہ صوبائی حکومت سے کہا گیا ہے وہ اس بارے میں صورت حال سے آگاہ کریں۔ ہمارے علاقے میں توان انٹریز کے لئے پیسے دیئے گئے ہیں۔ اگر صوبائی حکومتوں سے رپورٹ موصول ہو جائے تو جن لوگوں کا روپیہ داخل ہوا ہے کیا وہ ان کو واپس مل جائے گا تین ہزار Perentry

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! معزز سینٹر کا اشارہ کسی ترقیاتی فنڈ کی طرف ہے یا رشوت کی طرف ہے؟ اگر رشوت کی طرف ہے تو ہمیں ثبوت مل جائے تو ہم پورے اقدامات کریں گے۔ لیکن اگر کوئی ترقیاتی فنڈ کسی ڈپٹی کمشنر یا پولیٹیکل ایجنٹ نے بنایا ہے تو یہ تمام ممبرز ایم این اے' سینٹرز کی منظوری سے ہے وہ ترقیاتی فنڈ علیحدہ ہے لیکن اگر بطور رشوت دیئے گئے ہیں' تو معزز سینٹر اس بات کی نشاندہی کریں میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کی ضرور باز پرس کریں گے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ *149. *Deferred.* اگلا سوال نمبر ۱۱۲ حاجی ملک فرید اللہ خان صاحب۔

NARCOTICS SEIZED AT WANA SUB-DIVISION

112. ***Haji Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) the quantity of narcotics *i.e.* Hashih, opium and heroin, seized in the Wana Sub-Division, South Waziristan, from Ist January, 1980 to 31st December, 1985; and

(b) whether it is a fact that seized quantity of narcotics was later on misappropriated; if so, the action taken against the officials responsible for it?

Syed Qasim Shah: (a) The details are enclosed herewith at annexure A

(b) It is incorrect that any narcotics have been misappropriated. All such narcotics are destroyed after orders from the court.

DETAILS OF NARCOTICS SEIZED AT WANA SUB-DIVISION DURING 1ST JANUARY, 1980 TO 31ST DECEMBER, 1985.

1980

1.	Seizing of Opium at Tanai on 28-1-1980.	155 K.G.	Confiscated and still lying at D.I Khan Treasury.
2.	Smuggling of Charas seized on 13-10-1980 at Tanai-Madi Jan.	68 Bages	Stuff confiscated and destroyed under court order.

1981

1.	Seizing of heroin at Tanai on 27-6-1981.	64 K.G.	Do.
2.	Seizing of opium powder at Tiarza Khullah on 8-8-81.	162 Bags	Do.
3.	Seizing of Charas at Tiarza Khullah on 7-6-1981.	680 Pkts.	Do.
4.	Seizing of Heroin at Toikhullah on 24-10-1981	60 K.G.	Do.

1982

1.	Seizing of Heroin at Tanai on 8-12-1982.	104 K.G.	Do.

1983

1.	Seizing of Heroin at Tiarza Khullah on 14-9-83	22 Pkts.	Do.

2. Seizing of heroin at Toikhullah on 30-9-1983.	367 Pkts.	Do.

1984

Nil.	*NIL.*

1985

Seizing of Heroin at Tanai on 18-9-1985.	210 Pkts.	Do.

ملک فرید اللہ خان: ضمنی سوال سر۔ کیا وزیر موصوف یہ ارشاد فرمائیں گے کہ وانا میں ایک مشہور سکینڈل ہوا کہ پکڑی گئی افیون اور چرس کی بجائے وہاں جلا ہوا گڑ رکھا گیا۔ اور وہ افیون وہاں سے غائب ہو گئی اور اس بارے میں کورٹ مارشل بھی ہوا اور کچھ فوجی گھروں کو چلے گئے لیکن جو پولیٹیکل حکام ذمہ دار تھے ان کے خلاف کوئی action نہیں ہوا۔

سید قاسم شاہ: جناب والا! جس واقعہ کا اظہار جناب فرید اللہ خان نے کیا ہے مجھے تو اس بارے میں علم نہیں، لیکن طریقہ کار یہ ہے کہ جب بھی کوئی ایسی چیز ہیروئن، چرس یا افیون پکڑی یا ضبط کی جاتی ہے اسے کھلی کچہری میں سرعام ان کے نمائندوں اور عوام کے سامنے ضائع کیا جاتا ہے اور پھر پولٹیکل حکام اور عوام کے نمائندوں اور دیگر افراد سے بطور گواہ دستخط بھی لئے جاتے ہیں اب انہوں نے جس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے وہ میرے علم میں نہیں ہے۔

ملک فرید اللہ خان: جناب والا۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط بیانی پر مبنی ہے اور اس کے متعلق انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس کا ہمیں علم نہیں ہے۔ حالانکہ ہم نے یہی پوچھا ہے کہ ساؤتھ وزیرستان میں جو منشیات پکڑی گئی تھیں ان میں خرد برد کی گئی تھی جب کہ جواب انہوں نے یہ دیا ہے کہ کوئی خرد برد ہوئی ہی نہیں۔ اس کے علاوہ وہاں پر کورٹ مارشل بھی ہوا ہے یہ بڑا سکینڈل بن گیا تھا۔ کیا کچھ معاملات حکومت چھپا لیتی ہے؟ جناب چیئرمین!

سید قاسم شاہ: جناب چیئرمین! معزز سینٹر نے یہ جو سوال کیا ہے اس کا بڑی تفصیل سے جواب دیا گیا ہے بہر حال سوال کو پھر پڑھا جائے۔ پانچ سالوں میں جو کچھ پکڑا گیا انہوں نے پوچھا ہے وہ باقاعدہ تاریخ وار بتایا گیا ہے کہ کیا کیا چیزیں پکڑی گئیں اور اس کو کس طرح ضائع کیا گیا۔

اس کے بعد میں نے حکومت کی ایک وضع کردہ پالیسی کا طریقہ کار بتایا جس کے مطابق اس چیز کو ضائع کیا جاتا ہے اس کے اندر سرکاری اہل کار بھی ہوتے ہیں اور عوام کے لوگ بھی اس لئے جواب میں کوئی ایسی چیز نہیں جو غلط کہی گئی ہو۔

Mr. Chairman: Well, this finishes the questions and the Question Hour.

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب حسن اے شیخ صاحب نے اپنی علالت کی بنا پر ایوان سے ۱۴ تا ۲۳ فروری ۱۹۸۶ء کی رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ منظور کرتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

PRIVILEGE MOTIONS

جناب چیئرمین: ابھی ابھی ایک تحریک استحقاق جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ میرا خیال ہے اگر آپ اسے move کرنا چاہیں تو کر لیں۔

PRIVILEGE MOTION
Re: REMOVAL OF PHOTOGRAPHS OF *EX*-PRESIDING OFFICERS FROM THE COMMITTEE ROOM

مولانا کوثر نیازی: جناب میری تحریک استحقاق کا متن یہ ہے کہ اخبارات سے معلوم ہوا کہ پارلیمینٹ کے کمیٹی روم سے جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم سابق وزیر اعظم پاکستان کی تصویر پر اعتراض کی وجہ سے تمام تصویریں اتار دی گئی ہیں یہ تصویریں بھٹو صاحب سمیت ان شخصیات کی تھیں جنھوں نے سابقہ ادوار میں پارلیمینٹ کے اجلاسوں کی صدارت کی تھی جب یہ تصویریں لگائی گئیں تھیں تو بعض افراد نے جناب بھٹو مرحوم کی تصویر پر اعتراض کیا تھا اس کی وجہ سے اگلے دن اچانک تمام تصاویر غائب کر دی گئیں۔

اس واقعہ سے نہ صرف پارلیمینٹ کا وقار مجروح ہوا ہے بلکہ اراکین قومی اسمبلی اور سینٹ کو ان کی سابقہ پارلیمانی تاریخ کے مظاہرے بے خبر رکھنے کی اس کوشش سے ان کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے۔

میں تحریک کرتا ہوں کہ اس مسئلے پر ایوان میں غور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی وضاحت کرنا چاہیں تو کریں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! پارلیمنٹ، اس کی بلڈنگ، دستاویزات، یہ کسی حکومت کی ملکیت نہیں ہوتیں، یہ قوم کی ملکیت ہوتی ہیں ان پر کسی مخصوص سیاسی پارٹی کا ایسا حق نہیں ہوتا ہے کہ وہ جس طرح چاہئے اپنی مرضی و پسند کے مطابق جس نقش کو مٹانا چاہے مٹا دے، جس نقش کو وہ برقرار رکھنا چاہے برقرار رکھے کسی مرحوم لیڈر کی یا سربراہ مملکت کی تصویر کسی شخص کو اچھی نہیں لگتی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے ہٹا دیا جائے یا تو اسے لگانا ہی نہیں چاہئے تھا دوسری تصویروں کے ساتھ ساتھ سرے سے یہ تصویر لگائی ہی نہیں جاتی لیکن اگر یہ تصویر لگا دی تھی تو اس پر چند آدمیوں کے اعتراض کے وجہ سے اس کو ہٹانا اور پردہ پوشی کے لئے تمام تصاویر کو Remove کر دیا ایک ایسا واقعہ ہے جو پارلیمنٹ کی آزادی و خود مختاری کو مجروح کرتا ہے۔

آج اگر یہ روایت قائم کر دی گئی کہ جو لوگ اقتدار میں نہ رہیں یا کل کے برسر اقتدار آج معتوب ہوں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ اس قوم کی، اس پارلیمنٹ کی کوئی روایت نہیں بن سکے گی۔ آج جو لوگ برسر اقتدار ہیں۔ خدا کرے وہ سب زیادہ عرصہ برسر اقتدار رہیں لیکن ہمیشہ کے لئے برسر اقتدار رہنے کی گارنٹی وہ بھی حاصل نہیں کر سکتے۔

محمد اسلم خان خٹک: یہ دعا دل سے ہے۔

مولانا کوثر نیازی: جی میں بالکل دل سے کہتا ہوں کہ آپ کم از کم ہمیشہ برسر اقتدار رہیں لیکن جناب چیئرمین! یہ تو پھر وہی بات ہے کہ اگر یہی ہوتا رہا تو شاعر نے جو بات کہی کہ

ایک اک نقش نگاہوں میں بسا لو ورنہ
جانے کل کو کیا خبر کون سی تصویر مٹا دی جائے

تو ایسا ہو گا کہ آج ایک تصویر جلائی گئی ہے، ہٹائی گئی ہے تو کل پھر یہ جھگڑا پیدا ہو گا کہ آج کے جو افراد برسر اقتدار ہیں ان کی تصویریں لگائی جائیں یا ہٹائی جائیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ پارلیمنٹ کے اندر اس طرح کے واقعہ سے یقیناً پارلیمنٹ کا وقار مجروح ہوا ہے اور اراکین جن کا اپنے سابقہ پارلیمنٹ کے صدروں سے آشنا ہونا لازم تھا ان کا استحقاق بھی اس سے متاثر ہوا ہے اس لئے میں تحریک کرتا ہوں کہ اس پر غور ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین: شاعروں کی زبان میں یہ روایت شاید کبھی کی چلی آ رہی ہے کہ

ہیں آج کیوں ذلیل کہ کل تک نہ تھی پسند
گستاخیٔ فرشتہ ہماری جناب میں

مولانا کوثر نیازی: ایک شعر اور بھی سن لیجئے۔ میرا ہی شعر ہے عرض کیا ہے کہ

حکمرانوں سے کہو ہوش میں آئیں کوثر
ہم بھی بیٹھے تھے کبھی ایسے ہی ایوانوں میں

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mir Nawaz Khan Marwat: Yes, Sir.

جناب چیئرمین: یہ بحث کا موضوع نہیں ہے۔ ابھی تشریف رکھیں پہلے ایڈمسبلٹی پر بات کرتے ہیں بعد میں دوسری بات کریں گے۔

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, the principle for the privilege motion is laid down in sub-rules (ii) and (iii) of Rule 59, I would read it out. Firstly it says:—

'The question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity.'

Now, my submission is, what was the date on which this photograph was removed and what was the date when it was displayed there ? It is nowhere mentioned in the motion. Secondly, Sir, should it be the concern of the Government or the Senate? Now, we are coming to that. The matter shall be such as to require the intervention of the Senate. Now, whether it would require the intervention of Senate or not? Sir, the mover has categorically made a statement that

اخبارات سے معلوم ہوا ہے۔

I don't find so from the privilege motion. The copy is just being given to me. No cutting of any newspaper is also there. Thirdly, Sir, the breach of privilege will occur, only when, first of all, it should be established that such a privilege do exist and its breach, if any, would come thereafter. I think, there is no privilege that the photographs of such and such fellows should be displayed at such and such place in the

[Mir Nawaz Khan Marwat]

Parliament, whether it is a committee room or any other room. Then Sir, this building of Parliament is not directly controlled by the Government as alleged by the honourable mover. It is under the control of either the Chairman of Senate or the Speaker of the National Assembly. Now, Sir, such photographs were neither displayed there under the order of the Government nor were removed under its order. So, to me, the breach of privilege is not there and this privilege motion is not maintainable and sustainable, Sir. Thank you,

Mr. Javed Jabbar: May I speak on the admissibility of the privilege motion Sir? May I Sir..........

Mr. Chairman: Is it permissible under the rules?

Mr. Javed Jabbar: On privilege, I do not see any restriction because on adjournment motions only the persons attempting to more...........*(interruption)*.

Mr. Chairman: Unless the motion is held to be in order, I don't think anybody else can speak on that.

Mr. Javed Jabbar: Even on admissibility?

Mr. Chairman: Yes, even on admissibility.

Mr. Javed Jabbar: Sir, we have precedents where you have allowed people other than those who moved the motion to speak on the admissibility.

Mr. Chairman: I don't think so on privileges.

مولانا سمیع الحق: جناب چیئرمین! میں بھی اس کی قبولیت کے سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: آپ کو بھی حق نہیں پہنچتا کہ اس سٹیج پر آپ کوئی بات کریں۔ اگر motion is held in order تب آپ کوئی بات کر سکتے ہیں ہاں! آپ (مولانا کوثر نیازی) کہہ سکتے ہیں آپ ضرور کہیں۔

مولانا کوثر نیازی: جہاں تک ان کا یہ کہنا ہے کہ میں نے اس میں کوئی ڈیٹ وغیرہ نہیں لکھی میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود جانتے ہیں کہ ڈیٹ کون سی ہے کون سی نہیں ہے' وہ یا تو تردید کر دیتے ہیں کہ ایسا واقعہ نہیں ہوا تو میں مان لیتا۔ انہوں نے بجائے اس کے کہ واقعہ کی تردید کرتے انہوں نے تاریخوں کا سہارا لینے کی کوشش کی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ نے ایک رولنگ میں فرمایا تھا بلکہ ایک نصیحت میں کہ اراکین اخبارات کی ہر خبر کے پیچھے نہ لگ جایا کریں بلکہ خود بھی تحقیق کیا کریں۔ جب یہ خبر اخباروں میں چھپی تو آپ یقین مانیں کئی دن مجھے انکوائری کرتے گزر گئے میں نے آپ کے سیکرٹری' پارلیمنٹ کے سیکرٹری کو بھی فون کیا اور افسران سے بھی میں نے معلومات حاصل کیں۔ بعض متعلقہ افسر موجود نہیں تھے بعد میں وہ آئے اور پھر مجھے اس واقعہ کی ساری معلومات حاصل ہوئیں اس لئے مجھے یہ دو چار دن بھی لگ گئے اور اخبارات میں جو چھپا سو چھپا لیکن چونکہ یہ واقعہ اس ہاؤس کے باہر نہیں ہوا بلکہ پارلیمنٹ کی حدود میں ہوا ہے۔ تو یہ سب جانتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ بھی بہت باخبر آدمی ہیں' آپ بھی یقیناً جانتے ہوں گے اور وزیر صاحب تو یقیناً اس سے پوری طرح باخبر ہیں۔

سوال یہ نہیں ہے کہ ایک شخص کا یہ حق نہیں ہے کہ اس کی تصویر یہاں آویزاں کی جائے۔ سوال یہ ہے کہ جب آپ نے یہ طے کیا کہ پارلیمنٹ کے اجلاسوں کی صدارت جن جن شخصیات نے کی ہے ان سب کی تصویریں لگائی جائیں اور وہ آپ نے لگا دیں۔ بعد میں جب اعتراض ایک فرد واحد کی تصویر پر ہوا تو آپ کو خیال آیا کہ یہ تو کچھ غلط بات ہو گئی۔ یہ چہرہ تو ناپسندیدہ ہے۔ تو آپ نے سب تصویریں ہٹا دیں۔

سردار خضر حیات: اصل بات یہ ہے کہ ذوالفقار علی بھٹو کے نام سے گھبراتے ہیں صرف تصویر سے نہیں گھبراتے۔

جناب چیئرمین: اس انٹرونشن کی ضرورت نہیں ہے۔

مولانا کوثر نیازی: یا تو یہ واقعہ ہوا ہی نہ ہوتا اور تصویریں لگائی ہی نہ جاتیں۔ ہم نے بھی مائنڈ نہیں کیا تھا۔ اراکین سینٹ و قومی اسمبلی نے یہ مطالبہ نہیں کیا تھا کہ تصویریں لگائی جائیں۔ جب خود لگائیں آپ کی پارلیمنٹ کے لوگوں نے یا سرکاری پارٹی نے یا آپ کے افسران نے تو پھر ان تصویروں کو وہاں قائم رہنا چاہئے تھا انہیں بعض لوگوں کے مطالبے پر ہٹانا

[Maulana Kausar Niazi]

پارلیمانی روایات کے منافی ہے اور اس سے یقیناً ایوان کی عزت اور روایت پر حرف آیا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جہاں تک اس موشن کا تعلق ہے اس کے دو aspects ہیں۔ ایک ٹیکنیکل ہے جہاں تک ٹیکنیکل اسپیکٹ کا تعلق ہے اس میں رول ۵۹ (۲) کا حوالہ دیا گیا ہے جو کہ یہ ہے۔

"The question shall relate to a specific matter and shall be raised at the earliest opportunity."

توجہاں تک اس کا تعلق ہے کہ۔

"it shall be raised at the earliest opportunity", I am afraid, it has not been raised at the earliest opportunity because for the last one week. I have also been reading this news item in the papers and the Senate has been meeting and holding Sessions regularly. So, this could have been raised much earlier.

The second point is, and I think that is one of substance, is there any privilege of this House or that of the Parliament as such which has been breached? I think, before a motion can be admitted, or held in order, one has to prove that there was a privilege of which a breach had been committed. If the allegation is that some action has been taken by somebody as a part of that does not confer any privilege on the House or as such the Parliament. May be that it was an inconsiderate act, it was not a very wise act on the part of the Secretariat itself to do that, but having done this, it does not confer, as I said, any privilege on the House as such. And there can't be a breach of any thing which does not exist. So, I am afraid, I will have to rule it out of order.

مولانا سمیع الحق: میں مولانا کی بصد ادب مخالفت کرتا ہوں۔ ہمارا استحقاق تصاویر لگانے سے مجروح ہوتا ہے۔ براہ کرم جو لگی ہوئی ہیں ان کو بھی ہٹا دیجئے۔

مولانا کوثر نیازی: تصاویر لگے ہوئے جو نوٹ آپ استعمال کرتے ہیں ان سے آپ کا استحقاق مجروح نہیں ہوتا؟

ADJOURNMENT MOTIONS

جناب چیئرمین: ایڈجرنمنٹ موشنز۔ جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب۔

ADJOURNMENT MOTION; RE: INCREASE IN TEA PRICES

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ روز نامہ جنگ لاہور میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ چائے کی قیمت میں دو روپیہ فی کلو اضافہ ہوا ہے اور مزید اضافہ کا امکان ہے۔ ڈیوٹی میں اضافہ کرتے وقت یقین دلایا گیا تھا کہ مارکیٹ میں قیمتیں نہیں بڑھیں گی۔ یہ خبر پی پی آئی کی ہے۔ کھلی چائے کی ڈیوٹی دس فی صد اضافے کے بعد مقامی مارکیٹ میں چائے کی قیمتوں میں فوری اضافہ ہو گیا ہے۔ کینیا کی چائے کی قیمت میں ۲ روپے کلو کا اضافہ ہوا ہے جب کہ دوسری اقسام کی چائے کی قیمت بھی بڑھ گئی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ نرخ میں مزید اضافہ ہو گا۔ جب بھی حکومت نے چائے کی ڈیوٹی میں اضافہ کیا صارفین کو یقین دلایا گیا کہ مارکیٹ میں قیمتیں نہیں بڑھیں گی۔ ملک میں غریب عوام اس اقدام سے سخت مالی دشواری سے دو چار ہوئے ہیں۔ لہٰذا غریب عوام کے مسائل پر ایوان میں غور کرنا از حد ضروری ہے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mir Nawaz Khan Marwat: Sir, there are, as you know, two types of imports. One is of packed tea and the other is of loose tea, Sir.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : پوائنٹ آف آرڈر سر۔

میر نواز خان مروت : اردو میں بولوں ؟

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : نہیں پشتو میں بولیں۔

میر نواز خان مروت : پنجابی، سندھی بلوچی جس میں چاہیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : پشتو میں اچھا ہے۔ میں ذرا سمجھ جاؤں گا۔

میر نواز خان مروت : ہاؤس کی زبان چونکہ انگریزی اور اردو ہے اس لئے پشتوں میں نہیں بولا جاسکتا۔ جناب والا! یہاں دو قسم کی چائے امپورٹ ہوتی ہے۔ ایک Packed Tea ہوتی ہے اور ایک loose tea ہوتی ہے۔ پیکٹ تو بہت مہنگی ہے۔ یہاں سوال صرف loose tea کا ہے۔ میں اس کے متعلق آپ کی اجازت سے تھوڑا سا پس منظر بتاؤں گا۔ پہلی loose tea کی price بہت زیادہ تھی بعد میں کم ہو گئی۔ اور اس میں تین میجر کمپنیز

[Mir Nawaz Khan Marwat]

ہمارے پاس ہیں۔ بروک بانڈ، لپٹن اور اصفہانی۔ یہ اسے امپورٹ کر کے یہاں بیچتے ہیں پہلے اس کی ڈیوٹی ۴۰ فی صد تھی اپریل ۱۹۸۳ تک۔ اس کے بعد جناب قیمتیں بین الاقوامی منڈی میں زیادہ بڑھ گئیں چونکہ ۴۰ فی صد ڈیوٹی تھی اور بین الاقوامی منڈی بھی چڑھ گئی تو اس hike کی وجہ سے گورنمنٹ نے اس ڈیوٹی کو ۲۰ فی صد تک گھٹایا تاکہ صارفین کو تکلیف نہ ہو اور چائے مہنگی نہ ملے۔ اس کے بعد جناب بین الاقوامی منڈی میں کمی اور مندے کا رجحان بڑھ گیا اور چائے کی قیمتیں بتدریج کم ہونا شروع ہو گئیں۔ لہٰذا بعد میں گورنمنٹ نے کمپنیوں سے کہا کہ قیمتیں کم کرو۔ تو اس طرح انہوں نے قیمتوں میں ۱۰ فیصد کمی کی۔ پھر قیمتیں مزید کم ہو گئیں۔ اس کے بعد کمی کا یہ رجحان جاری تھا اور چونکہ قیمت تو انہوں نے ۱۰ فیصد کم کی تھی لہٰذا انہوں نے صارفین کے مفاد کے خلاف کوئی کام نہیں کیا لیکن چونکہ بین الاقوامی منڈی کی قیمت میں اور مقررہ قیمت میں بہت ہی فرق ہے ان کے منافع کی بہت زیادہ شرح ہے لہٰذا حکومت نے یہ کیا کہ اس پر ڈیوٹی کو ۴ دسمبر ۱۹۸۵ کو..........

it was enhanced from ten to forty percent and afterword it was reduced to twenty. After that the prices came much down. Then it was enhanced from twenty to thirty Sir.

اب اس کے بعد یہ رجحان جاری رہا اور قیمتیں مزید کم ہوتی رہیں اور بہت زیادہ کم ہو گئیں۔ لہٰذا پھر یہاں کمپنیوں کو منافع ہو رہا تھا، قوم کو نہیں، کیوں کہ کمپنیوں کے پاس تمام منافع جا رہا تھا اور وہ پیسہ اگر ڈیوٹی کا ہوتا تو اسے قومی خزانے میں جانا تھا جو قوم کے کام آتا لہٰذا گورنمنٹ نے یہ کیا کہ صارفین کے لئے قیمت نہیں بڑھائی کمپنیوں سے انڈر ٹیکنگ لے لی اور چائے کی ڈیوٹی ۴۵ فی صد کر دی اور ان کی انڈر ٹیکنگ اخبارات میں بھی آ چکی ہے ۱۵ فروری ۱۹۸۶ کو بروک بانڈ کا اشتہار ''مسلم'' میں چھپا ہے۔

The Brook Bonds are pleased to announce that there will be no increase in the retail price of any of their packed tea although the duty has been increased.

اسی طرح جناب لپٹن نے بھی کیا ہے جو کہ ''مسلم'' میں چھپا ہے ۱۹ فروری ۱۹۸۶ کو لہٰذا مارکیٹ میں قیمتیں کمپنیوں نے نہیں بڑھائی ہیں۔ یہاں جو بعض دکاندار ہوتے ہیں پرچون والے یا ریٹیل والے کیوں کہ دوکانداروں کے سودے میں بھی تو فرق ہو سکتا ہے اس لئے نہ چائے کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اور نہ کمپنیوں نے جو انڈر ٹیکنگ دی ہے اس سے انہوں نے انحراف کیا ہے

کمپنیاں آج بھی اسی قیمتوں پر بیچ رہی ہیں جو کہ پہلے سے مقرر کردہ قیمتیں ہیں۔ لہٰذا میں معزز سینیٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس پر زور نہ دیں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا وزیر محترم نے وضاحت کی ہے لیکن عموماً یہی ہوتا ہے کہ جب بھی حکومت کسی پالیسی کا اعلان کرتی ہے تو پہلے اچھی طرح سے تسلی دیتے ہیں کہ آپ کے لئے کچھ نہیں ہوگا یہ ہوگا وہ ہوگا اور یکدم اضافہ ہو جاتا ہے تو پھر اس کے بعد غریب عوام پر ایک ناگہانی بوجھ پڑ جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: شب خون ہو جاتا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: اور اس کے بعد جناب چاہئے تو یہ تھا کہ اس وقت ملک میں آٹا مہنگا گھی نایاب اور چینی مہنگی اور چائے کی پتی کی باری آئی تو انہوں نے کہا کہ میرا کیا گناہ ہے۔ میں نے بھی ابھی اضافہ کرنا ہے۔ اس کے بعد پھر ایندھن کا مسئلہ بھی آئے گا۔ کیونکہ ابھی یہ جو کھانے پکانے کی چیزیں ہیں یہ بھی مہنگی ہو جائیں گی اور حکومت پھر بھی یہ اعلان کرے گی کہ کوئی اضافہ نہیں ہوگا تو اس کے ساتھ ساتھ یہ اگر اضافہ ہوتا ہے فی سیر دو روپے تو ایک نائب قاصد یا مزدور جو کم تنخواہ لیتا ہے اس کے متعلق آپ کم از کم یہ یقین دہانی تو کرائیں کہ اس کی تنخواہ میں بھی اضافہ ہوگا۔ تو میں چاہتا ہوں کہ حکومت اس طرف غور و فکر سے کام لے ورنہ حکومت کی اس طرح بدنامی ہوتی ہے۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: وہ ذرا ستائے ہوئے ہیں پتہ نہیں کس نے ستایا ہے تو یہ ایک عجیب مسئلہ ہے یہ حکومت کی بھی بدنامی ہے سب سے زیادہ بوجھ غریب عوام پر پڑتا ہے ہم چاہتے ہیں کہ اس پر توجہ دیں اور ہمیشہ کے لئے اس چیز کا تدارک کیا جائے۔

جناب چیئرمین: اس پر اصرار کرتے ہیں یا نہیں کرتے باقی جو آپ نے ارشاد فرمایا ہے وہ حکومت نے سن لیا ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: عمل کریں گے یا نہیں میں زور دے کر اصرار نہیں کرتا۔

Mr. Chairman: Not pressed, next one No. 84

ADJOURNMENT MOTION; LATHI CHARGE ON A CHRISTIAN PROCESSION

مولانا کوثر نیازی: اخبارات نے اطلاع دی ہے کہ لاہور میں عیسائیوں کے ایک جلوس پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا ہے اور آنسو گیس پھینکی ہے جس کی وجہ سے ایک درجن افراد زخمی ہوئے ہیں۔ ان میں کیتھولک فرقے کا ایک پادری بھی شامل ہے، جلوس میں شامل افراد رحیم یار خان میں ایک گرجا گھر کی بے حرمتی کے واقعہ کے خلاف احتجاج کر رہے تھے اور ان کی قیادت عیسائی برادری میں سرکاری پارٹی کے بعض ایم این اے اور ایک پارلیمانی سیکرٹری کر رہے تھے۔ اقلیتیں پاکستان کی تعمیر میں برابر کی شریک ہیں اور ہمارے آئین کی روسے بھی انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق تمام حقوق دیئے گئے ہیں ان کے ساتھ پولیس کے اس بے ر حمانہ سلوک سے مذہبی فرقہ واریت کو فروغ ملے گا۔ میں تحریک کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس مسئلہ پر بحث کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, certainly I am opposing it. This matter primarily concerns the Provincial government and it has no relation, whatsoever, with the Central Government. But if you permit I would just explain the incident that has happened.

Mr. Chairman: Yes please.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak (Minister for Interior): Sir, Maulana Sahib has correctly said that this procession was taken out in protest against what had happened in Rahim Yar Khan. Sir, one group led by an Honourable M.N.A. who is also Parliamentary Secretary has very peacefully and amicably settled this affair of Rahim Yar Khan. As far as the students involved in this incident are concerned, cases have been registered against them and the investigation is under way and the whole matter is sub-judice. This procession came out, the details of which have not yet been furnished but they indulged in hooliganism, broke glasses and stoned other things. So, the Police dispersed them and that was all that had

happened. But even this is under investigation and anybody found having taken the law in his own hand would be dealt with. But I would request Maulana Kausar Niazi not to press it because as he knows the Constitution of Pakistan gives full protection to the minorities. It was not the procession of the Christians as such that had been lathi charged but it was the procession that was indulging in hooliganism.

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ واقعہ صوبائی حکومت سے متعلق ہے میں باادب ان سے درخواست کروں گا کہ اقلیتیں مرکزی سبجیکٹ ہیں اور ان کے لئے مرکز میں باقاعدہ وزارت مقرر ہے۔ اس لئے اقلیتوں سے پیش آنے والا کوئی بھی واقعہ حقیقتاً "مرکزی حکومت کے دائرہ کار سے متعلق ہے اس لئے کہ صوبون میں کوئی وزارت ایسی نہیں ہے جو اقلیتی امور سے ڈیل کرے اس لئے بنیادی طور پر یہ بہت زیادہ مرکزی حکومت سے متعلق مسئلہ ہے دوسری بات جناب چیئرمین یہ ہے کہ ابھی گذشتہ دنوں میں ہم نے بھارت میں واقع ایک مسجد کی بے حرمتی کے مسئلے پر یہاں گفتگو اور بحث کی اور ہمارے وزیر خارجہ نے ایک بہت تفصیلی بیان اس پر دیا۔ پاکستان میں کسی گرجا گھر کی بے حرمتی بھی ایسا ہی سنگین واقعہ ہے کیوں کہ تمام مذاہب کے معبد اور ان کی عبادت گاہیں ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور ان کی حفاظت ہمارے مذہب کا بھی حصہ ہے اور ہمارے آئین کا بھی حصہ ہے۔ ایک تو وہ واقعہ بہت خراب ہوا تھا، اس کے نتیجے میں پھر جو جلوس نکلا، اور جس کی قیادت خود حکومت ہی کے ایک اہم فرد پارلیمانی سیکرٹری کر رہے تھے اور سرکاری پارٹی کے بعض ایم این اے اس میں تھے۔ انکے ساتھ یہ سلوک کہ ان پر لاٹھی چارج ہوا، اور ان پر آنسو گیس پھینکی گئی اور ان کا ایک مذہبی راہنما، ایک پادری زخمی ہوا، یہ بات ایسی ہے جس کو یقیناً بیرونی دنیا میں بھی اچھالا جائے گا اس سے یقیناً اقلیتیں alienate ہوں گی۔ میں یہ چاہتا ہوں جناب چیئرمین! کہ یہ جو تحریک ہے یہ ایڈمٹ ہو جائے تاکہ اس کے حوالے سے اقلیتوں کے حقوق اور ان کے مسائل پر اس ایوان میں سیر حاصل بحث کی جا سکے۔

جناب چیئرمین: جناب وزیر داخلہ صاحب!

جناب محمد اسلم خان خٹک: جناب والا! میں مولانا صاحب سے سو فی صد اتفاق کرتا ہوں کہ اقلیتوں کی حفاظت گورنمنٹ کا کام ہے لیکن لاء اینڈ آرڈر کو برقرار رکھنا صوبائی حکومت کا سبجیکٹ ہے اور جس طرح میں نے مولانا صاحب کو یقین دلایا کہ رحیم یار میں ایک واقعہ ہو

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

گیا' اس واقعہ کے خلاف صوبائی حکومت نے باقاعدہ کیسز رجسٹرڈ کیے عدالتوں میں مقدمے موجود ہیں۔ باقی یہ جو موجودہ واقعہ کی طرف ریفرنس کر رہے ہیں اس میں میں یہ نہیں کہتا کہ کسی ایم این اے صاحب نے یا پادری صاحب نے بری حرکت کی۔ وہ جوان کے پیچھے تھے انہوں نے ایسی حرکات کیں کہ پولیس کو مجبوراً ان کو منتشر کرنا اور ہٹانا پڑا۔

باقی رہا اقلیتوں کی حفاظت اور اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرنا یہ حکومت کا فرض ہے اور اس میں حکومت کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرے گی۔ لیکن یہ سبجیکٹ اس قسم کا ہے۔ جناب والا! انہوں نے ہندوستان کی مساجد کا حوالہ دیا ہے میں بھی مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں بھی سفارتی دنیا میں بڑی مدت رہا ہوں' اس قسم کی ایڈجرنمنٹ موشن سے بجائے فائدے کے نقصان پہنچتا ہے۔ جناب اگر پاکستان گورنمنٹ انڈین گورنمنٹ کے آفیرز میں مداخلت کرے یا ان کی لاء اینڈ آرڈر سچوایشن کو ڈسکس کرے تو آپ وہاں کے مسلمانوں سے پوچھئے وہ بھی میرے خیال میں اس کی تائید نہیں کریں گے۔ کرسچن کمیونٹی خود میرے پاس آئی ہے آپس میں ان کا سخت اختلاف تھا۔ اس آپس میں اختلاف کی وجہ سے یہ جلوس نکلا اور اس میں ایسے تخریب کار لوگ تھے جنہوں نے لاء اینڈ آرڈر کو اپنے ہاتھ میں لیا تو پولیس کو مجبوراً لاٹھی چارج کرنا پڑا۔ لہٰذا یہ اس قسم کا موضوع ہے' جس پر میں ان سے گزارش کروں گا کہ ایسے موضوع پر بحث کرنا بجائے مرہم پٹی کے اس سے زیادہ نقصان کا اندیشہ ہے' فائدہ نہیں ہو گا۔ وہ خود بھی منسٹر رہ چکے ہیں بڑے باوقار اور باعزت' اور جانتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! محترم وزیر داخلہ میرے بہت ہی محترم دوست ہیں ذاتی حیثیت سے وہ جو حکم دیں' حاضر ہوں' مگر سرکاری حیثیت سے میں ان کی بات تسلیم نہیں کروں گا۔ میں آپ کی طرف رجوع کروں گا اقلیتوں کے مسئلے میں اگر یہ مسئلہ اس قابل ہے کہ اس کو ایڈمٹ کیا جاسکے تو آپ کر لیں۔

جناب چیئرمین: مولانا صاحب' نے essentially تین پوائنٹ' تین نکات اٹھائے ہیں ایک اقلیتوں کے تحفظ اور ان کے حقوق کا ہے وہ مسئلہ نہ زیر بحث ہے نہ اس تحریک کا موضوع ہے وہ آئینی گارنٹی ہے اور جو کچھ آئین میں ہے اس سے زیادہ یہ ایوان اس میں اضافہ کر ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ ان کا پورا پورا تحفظ وہاں پر موجود ہے۔ جہاں تک اس کا تعلق ہے کہ رحیم یار خان کے گرجا گھر کی بے حرمتی ہوئی ہے چونکہ یہ واقعہ اسی رپورٹ کے مطابق تین

فروری کو ہوا تھا، اس لئے اس اسٹیج پر وہ اٹھایا ہی نہیں جا سکتا۔ اور نہ وہ ایڈجرنمنٹ موشن کا موضوع ہے۔ تحریک التواء کا جو تیسرا اور اصلی نقطہ ہے وہ یہ ہے کہ پولیس کے بے رحمانہ سلوک کو زیر بحث لایا جائے۔ جو بے رحمانہ سلوک ہے جیسے وزیر داخلہ صاحب نے فرمایا وہ بالکل ہی پراونشل مسئلہ ہے اور اس میں بھی ہم کچھ نہیں کر سکتے اور ان تینوں کو اکٹھا بھی نہیں کیا جا سکتا۔ وہ بھی خلاف قواعد ہو گا۔

On these grounds, I will have to rule it out of order. Next—Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel.

ADJOURNMENT MOTION; RE. DESTRUCTION OF A MOSQUE AND HOUSES IN ST. MARY COLONY, LAHORE

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۸۶ کو روزنامہ جنگ لاہور میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ سینٹ میری کالونی کے ۸۰ مکان مسمار اور زیر تعمیر مسجد شہید کر دی گئی محکمہ شہری ہوابازی کے عملہ اور پولیس کی کارروائی سے ۳۰۰ افراد بے گھر ہو گئے۔ وہ رات بھر کیچڑ میں خیمہ تان کر بیٹھے رہے۔ اراضی قانون کے تحت حاصل کی گئی ہے۔ سول ایوی ایشن کا موقف۔ بستی کا سامان اٹھالیا گیا محکمہ شہری ہوابازی کے عملے نے پولیس کی مدد سے سینٹ میری کالونی کے ایک حصہ کو مسمار کر دیا۔ بتایا گیا ہے کہ اس جگہ تقریباً ۸۰ مکان تھے۔ جنہیں گرا دیا گیا اور ۳۰۰ کے لگ بھگ افراد بے گھر ہو گئے جو رات مکانوں کے ملبہ کے درمیان کیچڑ میں تنبو تان کر بیٹھے تھے جس میں معصوم بچے اور باپردہ خواتین شامل تھیں۔ سول ایوی ایشن کے عملہ نے اس کارروائی کے دوران بستی میں موجود ایک زیر تعمیر مسجد کو بھی شہید کر دیا جس پر عوام نے شدید احتجاج کیا اور قرآن شریف کی بھی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اس اقدام سے عوام میں سخت بے چینی پائی جاتی ہے اور مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ایوان اس پر غور فرمائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Mr. Zain Noorani: Yes, Sir, It is being opposed on technical grounds. But before that, if whatever the honourable Senator said was true, it would be a sad thing. But it is being opposed on technical grounds because according to him, the news item appeared on the 13th in one of the newspapers and notice for that has been given on the 18th.

[Mr. Zain Noorani]

The honourable Senator did not think it fit to take the first opportunity which would have been on the next day, or at the most the day after, if he wanted to stretch it to give a notice.

Secondly, it is not correct to say that the Civil Aviation Authority uprooted any people. The action was taken by the provincial Police and that part of it is a provinical subject, as you know, the Police is under their control.

The third thing is that there is no such things as Saint Mary's Colony. There was used to be a Saint Mary's Colony once upon a time, near the Walton Airport and that limited area might have been a regular colony. Further than that, an encroachment was made on the area next to it, and the same name was commonly used. This was an unauthorized colony which was legally removed because it was encroachment on the runway of an operational Airport at Walton. As far as the adjournment motion is concerned, technically it is not correct, as I said, because it has not been given in due time.

Then he talks of removal of Kachi Abadies and, at the same time, he talks of the destruction of an under-construction mosque. Now, Sir, I assure the honourable Senator that as far as this part of it is concerned. The information given to me by the Ministry says that it is not correct. When the encroachments were being removed some people tried to raise a platform and to have it declared as a mosque. But I will not like to doubt the words of the honourable Senator. If he gives me any proof of any such act having been done I shall certainly order a complete inquiry to be made in the matter and see that justice is done.

جناب چیئرمین: جناب عبدالرحیم میرداد خیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا میرے پاس "جنگ" لاہور تو نہیں آتا، لیکن مجھے لاہور سے ٹیلی فون پر بتایا گیا ہے میں نے کہا کہ میرے پاس کوئی ثبوت ہونا چاہیئے تو انہوں نے یہ پھر بذریعہ ڈاک مجھے بھیجا پھر اس وقت میں نے تحریک التوا کے ساتھ یہ ثبوت کے طور پر پیش کیا۔ جہاں تک اس مسجد کا تعلق ہے یہ مسجد واقعی شہید کی گئی ہے مسجد دنیا کا ایک بہترین مقام ہے اور آخرت میں بھی یہ آخری سہارا ہے۔ اس مسجد کو شہید کیا گیا پھر ستم ظریفی یہ ہوئی کہ انہوں نے قرآن کو اٹھا کر کسی جگہ نہیں رکھا بلکہ اس کو بھی شہید کر دیا گیا۔ میں سمجھتا

ہوں کہ یہ قرآن کریم کی سخت توہین ہے موجودہ حکومت بدقسمتی یا خوش قسمتی سے ہروقت یہ واویلا کرتی ہے کہ اس ملک میں صرف اور صرف اسلامی نظام قائم ہو گا ان کا حال یہ ہے اور پھر عوام میں ان کا کیا تاثر ہو گا۔ کہ قرآن حکیم اور مساجد کو شہید کیا گیا۔ اس مسجد کا سنگ بنیاد آپا نثار فاطمہ نے خود رکھا ہے اس کی تعمیر ہو چکی ہے اور اس کے فوٹو اس اخبار کے ساتھ منسلک ہیں ان کی معصوم خواتین اور جو بچے ہیں اور جو سامان بکھرا ہوا ہے اس میں یہ تصویر صاف نظر آ رہی ہے اس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ گلبرگ میں ایک لڑکی کا جہیز اور دوسرا سامان ایک مکان میں تباہ ہو گیا ہے اس سے زیادہ اور میں کون سا ثبوت فراہم کروں سب سے اہم یہ کہ آپ بحیثیت مسلمان یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف شہید نہیں ہوا اور مسجد شہید نہیں ہوئی۔ یہ توٹالنے والی بات ہے جب کہ یہ ٹلنے والی بات نہیں ہے بحیثیت ایک مسلمان کے آپ کا فرض بنتا ہے۔

<u>جناب زین نورانی</u>: جہاں تک ایڈجرنمنٹ موشن کا سوال ہے میں پھر کہتا ہوں It is not admissible جہاں تک انکوائری کا سوال ہے میں نے پہلے بھی کہا ایسی کوئی بات ہوئی ہو گی تو اس کے خلاف Action لیا جائے گا۔ انکوائری کی جائے گی۔ اب میں اس کو elaborate کر کے کہتا ہوں کہ پوری انکوائری کی جائے گی۔ اگر کسی نے ناجائز طور پر غیر اسلامی طریقے سے زبردستی قبضہ کر کے اور شرعی اجازت کے بغیر مسجد بنانے کی کوشش کی یا اپنی کالونی بچانے کے لئے پولیس ایکشن سے بچنے کے لئے، قرآن شریف کے نسخے وہاں پہ رکھے جس کے نتیجے میں ان کی بے حرمتی ہوئی تو ان کے خلاف بھی ایکشن لیا جائے گا۔ جن لوگوں نے ایسا اقدام کیا اگر یہ ثابت ہوا کہ کسی افسر نے کیا یا پولیس والے نے کیا تو ان کے خلاف بھی ایکشن لیا جائے گا۔

<u>عبدالرحیم میرداد خیل</u>: جناب سول جج لاہور سے حکم امتناعی بھی حاصل کر رکھا ہے لیکن اس میں باقاعدہ لکھا ہوا ثبوت دیا ہوا ہے اس نے آرڈر لیا تھا۔ اس میں لکھا ہے کہ انہوں نے کیوں ایسا کیا۔ کیوں مسمار کیا۔

Mr. Zain Noorani: The order was vacated because the grounds on which the stay order was obtained were wrong.

<u>جناب چیئرمین</u>: آپ اس پہ اصرار کرتے ہیں؟ انہوں نے اس پر پوری انکوائری کی آپ کو تسلی دی اور وہ آپ کو یقین دلا رہے ہیں۔ اس میں آپ کو اور کیا چاہیئے۔

عبدالرحیم میرداد خیل : بس ٹھیک ہے جی۔

جناب چیئرمین : Not pressed جناب مولانا کوثر نیازی صاحب کا ایڈجرنمنٹ موشن ایک ہے لیکن وقت تقریباً ختم ہو رہا ہے۔

مولانا کوثر نیازی : کل پہ اٹھا رکھیں۔

جناب چیئرمین : اچھا تو آدھا گھنٹہ ایڈجرنمنٹ موشن کا ختم ہو چکا ہے۔

Mr. Hassan A. Sheikh: Point of order, Sir, Members of the House have no business to talk in the galleries.

مولانا سمیع الحق : انہوں نے کہہ دیا تھا کہ وقت ختم ہو گیا۔

جناب چیئرمین : ایڈجرنمنٹ موشن کا وقت ختم ہوا ہے اجلاس کا نہیں۔

RESOLUTIONS

Mr. Chairman: Next item on the agenda is further discussion on the resolution moved by Mr. Shad Muhammad Khan on the 16th of February 1986. The resolution was moved on the previous sitting.

اگر آپ کچھ مزید وضاحت کرنا چاہتے ہیں تو کریں۔

FURTHER DISCUSSION ON THE RESOLUTION *RE* : READJUSTMENT OF FOREST POLICIES AND PROCEDURES

جناب شاد محمد خان : جناب والا جس اقتباس کی بنا پر یہ قرار داد میں نے پیش کی ہے انفارمیشن کے لئے میں اسے دوبارہ پڑھ دیتا ہوں۔

It is an extract from the aproved 6th Five Year Plan. Page 129. Readjustment of the Forest Policies and procedures'. It says:

> "With a view to enlistaing cooperation and whatever required is the effective paricipation of the local communities in promoting improved intensive forests management system, involvement of owners of the private forests, particularly in the Hazara Division, with management of even privately owned forests, wastelands is vested with the Government, in management of that wasteland forests through appropriate

institutional measures suited to the local socio-administrative environments but designed to achieve maximum utility of the land.

جناب والا! اس کے پس منظر کی جب تک میں وضاحت نہیں کروں گا کہ ان جنگلات سے جن کو دو طریقے سے بیان کیا جا سکتا ہے جن کو ریزرو فارسٹس کہتے ہیں یہ حکومت کی ملکیت ہیں۔ سال ۱۸۷۲ کے بندوبست کے بعد حکومت نے اس پر غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا اور متعلقین کو اس وقت انہوں نے کوئی معاوضہ نہیں دیا۔ اس کے بعد دوسرا حصہ اس نجی ملکیت کا ہے جسے عرف عام میں گزارہ فارسٹ کی اصطلاح سے یاد کیا جاتا ہے ایک طرف اس رقبے کا تناسب پرائیویٹ فارسٹ کا ریشو ۸۵ فی صد اور سرکار نے جو لیا ہوا ہے وہ ۱۵ فی صد ہے۔ جناب والا شروع سے گزارہ فارسٹ اس کو اس لئے کہا کرتے تھے کہ اس وقت ۸۵ فی صد حصے میں لوگ اپنے حقوق ڈپٹی کمشنر متعلقہ سے لے کر حاصل کیا کرتے تھے اور اس سال ۱۹۵۰ میں یہی گزارہ فارسٹ جو کہ صوبہ سرحد میں خاص طور پر لوگوں کی نجی ملکیت تھے، حکومت نے بلا روک بغیر کسی consent کے قبضہ کر کے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا۔ اس کا انتظام و انصرام حکومت کرنے لگی اور جنگلات معمولی طور پر یا برائے نام فروخت کرنے شروع کر دیئے۔ اس فروخت کی ٹوٹل سیل پروسیڈز میں سے ۲۰ فی صد وہ بطور انتظامی اخراجات وصول کیا کرتی تھی، اس طرح لوگوں کی تسلی و تشفی نہ ہوئی۔

حکومت نے ایک اہم اور بڑا قدم یہ اٹھایا کہ جب جنگلات کی بے دریغ کٹائی ہونے لگی اور اس کا اثر موسمی بارش کی کمی کی صورت میں ہونے لگا تو حکومت نے عملی قدم اٹھا کر ان ٹھیکیداروں کو جنہوں نے لوٹ کھسوٹ کر کے جنگلات کو بے دریغ تباہ و برباد کیا تھا ایک نظام جس کو فارسٹ ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کا اجراء کیا ایک طرف اس سے یہ فائدہ ہوا کہ وہ ٹھیکیدار جو جنگلات کو بے دریغ کاٹ کر فروخت کیا کرتے تھے اور جنگلات کے افسران سے ملی بھگت سے اس مقدار سے زیادہ کاٹ کر لے جایا کرتے تھے ان سے باز پرس بھی نہ ہوتی تھی لہذا FDC کے قیام کے بعد اس سے نجات مل گئی۔ اب بھی انتظام و انصرام جہاں تک مارکنگ کا ورکنگ پلین اور مینجمنٹ کا تعلق ہے وہ محکمہ جنگلات کی تحویل میں ہے لہذا وہ تھرڈ پارٹی (ٹھیکیدار) eliminate ہو گئے ہیں لیکن خدشات اس سے اور زیادہ بڑھ گئے ہیں۔ FDC جو بحیثیت ایجنٹ فارسٹ ڈیپارٹمنٹ کے ماتحت کام کرتی ہے مینجمنٹ پلین

[Mr. Shad Muhammad Khan]

وہی بناتی ہے مارکنگ کر کے وہ دیتے ہیں لہٰذا لکڑی کا ضیاع بند ہو گیا ہے لیکن FDC نے اپنے اخراجات اتنے بڑھا دیئے ہیں کہ ایک گزارہ فارسٹ جس میں سے صرف ۲ فی صد انہوں نے کواپریٹو سوسائٹی کی تحویل میں دئے اور بقایا اب بھی ریزرو فارسٹ میں یا حکومت کی تحویل میں ہے۔ اوران اخراجات کے بڑھ جانے سے لوگوں کو جو Rayalty ملنے لگی وہ بہت کم تھی تو لوگوں نے واویلا کرنا شروع کیا چونکہ یہ ہماری ملکیت ہے ہمارا اس پر دارومدار ہے ہمارے ذرائع آمدن کوئی نہیں ہیں۔ مرحوم بھٹو کے دور میں یہ سوال بڑا Agitate ہوا اور یہ چیز سامنے لائی گئی۔ ۱۹۷۷ کے کمیشن کی رپورٹ میں وہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ اب ان لوگوں کو involve کرنا چاہئے تاکہ کم از کم ان کی دلجوئی ہو سکے۔

جناب والا! اس وقت تو کچھ نہ ہوا لیکن صوبہ سرحد کی حکومت نے عملی قدم اٹھا کر مقامی طور پر ان مالکان یا ان گزارہ خوروں کی شرکت ضروری سمجھی اور کل پچاسی میں سے دو فی صد رقبے میں ان کو شریک کیا اور کواپریٹو سوسائٹیز تشکیل دے دی گئیں۔ شروع شروع میں کواپریٹو سوسائٹیز تشکیل دی گئیں مگر تین چار سوسائٹیاں ناکام رہیں جن کو ختم کر دیا گیا اور آج بھی آٹھ سوسائٹیاں اسی طرح حکومت کی پالیسی کے تحت چل رہی ہیں۔ ان سوسائٹیوں کی تشکیل کا اب طریقہ کار یہ ہے کہ حکومت نے یہ لازمی قرار دے دیا ہے کہ ۲۰ فی صدی گورنمنٹ کا جو Share ہے وہ ڈویلپمنٹ پر خرچ ہو اور ساٹھ فیصدی مالکان کو بطور رائلٹی تقسیم کیا جائے۔ اس وقت سے آج تک چالیس فی صد ڈویلپمنٹ پر خرچ ہوتا ہے۔ اور ساٹھ فیصدی ان کو رائلٹی ملتی ہے اسے بخوشی لوگوں نے قبول کیا ہے۔ لہٰذا یہ سوسائٹی کام کرتی ہے خاص طور پر ضلع ہزارہ میں۔ جناب والا اس طریقے سے ان پر لازمی قرار دیا گیا ہے کہ مینجمنٹ پلان گورنمنٹ بنائے گی اور چرائی و کٹائی کی ذمہ دار وہ سوسائٹیاں گردانی گئی ہیں جن کا initial سرمایہ پچاس ہزار ہے کم سے کم ان کے پچاس ممبر ہیں اور زیادہ سے زیادہ ان کی تعداد ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ جب یہ نظام جاری و ساری ہو گیا تو اس کی دیکھا دیکھی ان لوگوں نے بھی مطالبات شروع کر دیئے کہ دو فی صد رقبے میں جب یہ لوگ شجر کاری بھی کرتے ہیں نرسری بھی ریز کرتے ہیں خار دار تار بھی لگاتے ہیں تو لہٰذا یہ نظام بڑا قابل قبول ہے۔ یہ واویلا شروع ہو گیا اور صوبائی حکومت صوبہ سرحد اس پر یہ کوشش کر رہی ہے کہ اس کے دائرہ کو وسیع کیا جائے۔

لہٰذا اس طرح چھٹے پنج سالہ منصوبے میں یہ بالکل واضح ہے اور لکھا ہے کہ یہ تجربہ کامیاب ہے تو اس میں کیا قباحت ہے کہ اس کے دائرہ کار کو سارے پاکستان تک نہ پھیلا دیا جائے اور جہاں جہاں یہ جنگلات ہیں جن میں چیڑ صنوبر دیودار اور پرتل کے درخت ہیں جو مصنوعی طریقہ شجر کاری سے پیدا ہو گئے ہیں کیوں نہ اس طریقہ کو اپنایا جائے۔ جناب والا اس کا ایک بڑا فائدہ یہ ہوا ہے کہ لوگوں کو مقامی طور پر روزگار کے مواقع میسر آئے ہیں۔ مقامی لوگ چرائی کٹائی میں شریک ہیں اس سے ان کی معیشت پر بھی بڑا اچھا اثر پڑا ہے۔ لہٰذا میں اس ایوان سے استدعا کروں گا کہ اس کا دائرہ کار سارے پاکستان تک بڑھایا جائے۔ یہ اچھا اقدام ہے اور میں ان سے تعاون کی امید رکھتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ وہ میری تائید کریں گے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ کوئی اور صاحب اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں؟ جناب جوگیزئی صاحب!

نواب زادہ جہانگیر شاہ: مجھے جناب شاد محمد خان کے اس ریزولیوشن سے صد فی صد اتفاق ہے۔ ہم نے لکھ دیا تھا کہ جنگلات کے حقدار تو وہاں کے قبائل ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ تجویز قابل عمل ہے۔ اس سے وہاں کے لوگوں کو فائدہ بھی ہو گا اور جنگلات کے تحفظ کا بھی یہ ایک موثر طریقہ ہو گا۔ میں ان سے اتفاق کرتا ہوں اور میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جناب میرداد خیل صاحب!

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب چیئرمین! میں جناب شاد محمد خان صاحب کی اس تحریک کی پرزور حمایت کرتا ہوں۔ اس وقت حکومت کا نصب العین بھی یہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں اور ان کی نشوونما ہو۔ یہ درخت واقعی زمین کا زیور ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ حکومت نے جنگلات کے مالکان کو وہ حقوق نہیں دیئے جن کے وہ مستحق ہیں۔ میں نے اس سلسلے میں سوالات بھیجے تھے لیکن وہ دفتر کی طرف سے مسترد کر دیئے گئے۔ اس لئے میں اس وقت چاہتا ہوں کہ سوات کے جو جنگلات ہیں اور بلوچستان میں ژوب کے جو جنگلات ہیں ان کا ذکر کروں۔ اس وقت جنگلات ختم ہونے والے ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ ان جنگلات کا تحفظ کیا جائے۔ یہ جنگلات ہمارے مستقبل کے لئے بہترین چیز ثابت ہو سکتے ہیں لیکن ان اچھے درختوں کا معاوضہ ان کے مالکان کو آج تک نہیں دیا گیا۔ حکومت انہیں مالک سے کم معاوضہ پر خریدتی ہے اور پھر حکومت انہیں مارکیٹ میں زیادہ قیمت پر فروخت کرتی ہے ہم چاہتے

ہیں کہ مالکان کو ان کا معاوضہ اور حقوق بھی ملیں اور حکومت کا کام بھی پایہ تکمیل تک پہنچے۔
شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Any body else? Honourable Javed Jabbar.

Mr. Javed Jabbar: Sir, I support this resolution in principle, with possibly just two observations. One, that the word 'exploitation', perhaps, does not do justice to what is required. I suggest that it should be replaced with the word 'development of reserved forests'.

Mr. Chairman: Exploitation is a technical term, very well understood in the forest jargon.

Mr. Javed Jabbar: But in the present environmental debate in the world, Sir, it is pertinent to remember that we are losing an acre of forests in every hour if not less and if at that rate in Pakistan with regulated environmental policy, I think, it shall soon be devastated. So, I think Sir, the resolution points out the need for a revised and updated environment policy that should be formulated by the Government and announced at the earliest possible time. I support the passage of this resolution.

جناب چیئرمین: جناب چشتی صاحب!

جناب ذوالفقار علی چشتی: جناب شاد محمد خان صاحب کی یہ تجویز نہایت اچھی ہے میں اس کے متعلق صرف اتنی گزارش کروں گا کہ اس پر صرف پہاڑی علاقوں میں ہی نہیں میدانی علاقوں میں بھی عمل کیا جائے۔ لکڑی میدانی علاقوں میں بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی کہ پہاڑی علاقوں میں ہے۔ ۵۶ء میں جہاں یہ سات روپے فٹ ملتی تھی اب اس کی قیمت ۱۵۰ روپے فٹ ہو گئی ہے۔ اس لئے جتنے بھی جنگلات لگائے جائیں وہ کم ہیں۔ یہ تجویز نہایت اہم ہے اور اس پر عمل ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین: جناب حسن اے شیخ صاحب!

Mr. Hassan A. Shaikh: Sir, this policy of exploitation or non-exploitation of forests has also been followed in the border areas between India and Pakistan. There is a five mile belt on the border between India and Pakistan and way back in 1959 a proposal was

made that the people living in 5 mile belt should be removed from that area and *ex*-servicemen should be kept there. That will decrease the smuggling which takes place on the border and that will also help growing forests in that area. I being associated with one of the committees in respect of this settlement of *ex*-servicemen opposed it. That opposition was not accepted and ultimately it was decided that *ex*-servicemen should be rehabilitated there. My impression was, and now it is confirmed that instead of the smugglers being the present residents of that area, the *ex*-serviceman will go there and take their place. But smuggling will not decrease. It will, probably, increase and it has increased. Then so far as the forest was concerned, the forest was intended to be preserved in order that it might help in the warfare in case it takes place in that area. That forest has been almost completely destroyed because the *ex*-servicemen considered themselves more important people than the forest officers. Sometimes with permission and when they did not get permission, without permission, they destroyed the forests. They cut off trees in forests and there is no forest today. With the result that the people of that area now find themselves in difficulties. The people, the citizens, all citizens who are still there have got the forests of their own and they do not destroy the trees. But when they stay is their houses particularly in nights, trees are felled and removed by some people. Therefore, there must be a uniform policy. I particularly lay stress on the resolution that there should be a uniform policy in respect of exploitation of the forests. If the Forests are not necessary in Pakistan, they will not be necessary in the border areas. But if they are necessary in the border area they must be preserved in other areas also. Forests can be exploited only when substitute forests are already grown there. It is necessary that there should be forests in Pakistan. In Pakistan as matter of fact there are no timber forests. Only in Dir, I am told there are timbers forests but those big forests such as Burma-tek forests. Norpur-tek forests do not exist in Pakistan. So, therefore, the Government of Pakistan must, as a matter of policy, try to encourage afforestation. Every year we hear Sir, that tree plantation week is being held, 10 million trees are distributed free of charges. Of course, a big ceremony is held Television shows it on the screen but thereafter no-body bothers whether that tree exists or does not exist. It is necessary that the local administration, the Commissioner's administration, Deputy Commissioner's administration and the local Government bodies must look after this. They must

[Mr. Hassan A Shaikh]

look after it. It is only when Pakistan has got sizeable forests that cutting off forests or exploitation of forests should be permitted but this is not the time. The unfortunate position is that we in Pakistan, as policy have never bothered to maintain forests. Sometimes we happens to keep forests, the forest trees are grown and suddenly the water is not supplied to that area and all those trees die. After those trees die then the water is supplied, nothing happens there. All this is because of lack of policy and lack of planning. I think, it is the duty of the central government as a coordinator between various provincial governments to evolve a policy of afforestation all over Pakistan. Afforestation, particularly in that area where forests can grow should be done and we should try to do something for the maintenance, exploitation and development of forests. Thank you, Sir.

Mr. Chairman: The House is adjourned for Maghrab prayers and we will meet again at 6.30 P.M.

[*The House adjourned for Maghrab Prayers*]

[*The House re-assembled after Maghrab Prayers with Mr. Chairman (Mr. Ghulam Ishaq Khan) in the Chair.*]

جناب چیئرمین: سردار خضر حیات خاں صاحب۔

سردار خضر حیات خان: جناب والا! میں جناب شاد محمد خان کی طرف سے اس اہم نوعیت کے قومی مسئلے کی طرف ایوان کی توجہ دلانے پر ان کا شکر گزار ہوں۔ کیوں کہ ہم ۱۹۴۷ سے لے کر آج تک یہ تو سنتے آئے ہیں کہ جنگلات کی بڑی اہمیت ہے اور اس پر ہر سال زور دو دفعہ تو دیا جاتا ہے لیکن وہ تمام زور صرف ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر ہوتا ہے اور ٹیلی ویژن پر فوٹو اتروائے جاتے ہیں تاکہ لوگ دیکھ لیں شجر کاری کے دو ہفتے ہر سال منائے جاتے ہیں میں ارباب اقتدار سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان ہفتوں کو اگر گنا جائے اور جو پودے آج تک لگائے گئے ہیں ان کا حساب کیا جائے تو اس وقت پاکستان میں صرف جنگل ہی جنگل ہونے چاہئیں لیکن نظریہ آتا ہے کہ جنگلات پہلے سے بھی کم ہو رہے ہیں۔ ہر سال کم ہو رہے ہیں اور تمام پچھلی حکومتوں اور اس حکومت کی بھی اس سلسلے میں جو پالیسی تھی وہ برے طریقے سے فیل ہو چکی ہے۔ جنگل ہر سال کم سے کم ہوتے جا رہے ہیں لہٰذا خدا کرے کہ ہم جنگلات کو بڑھا سکیں کیونکہ جنگلات کی بڑی ضرورت ہے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے ملک میں جنگلات بیس فی صد ضرور ہونے چاہئے لیکن ہر سال وہ شرح کم ہوتی جا رہی ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کی

ترقی اور ان کی دیکھ بھال کے لئے کوئی مناسب انتظام نہیں ہے اور اس میں تمام حکومتیں فیل ہو چکی ہیں -

موجودہ حکومت بھی اس سلسلے میں کوئی ایسا کام نہیں کر سکی جس سے جنگلات کی ترقی ہو سکے سابقہ حکومت جو اس سے پہلے تھی وہ تو چونکہ عبوری طور پر چل رہی تھی اس لئے اس کی بات اور تھی لیکن موجودہ حکومت چونکہ عوامی حکومت ہے اور عوام کی منتخب کردہ ہے اس لئے فلاحی مملکت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ایسے کام کرے جس سے ملک کی ترقی کے مسائل حل ہو سکیں۔ جنگلات کی ترقی ویسے بھی ضروری ہے اور ویسے بھی یہ صدقہ جاریہ ہے۔ جنگل لگانا تو بڑی اچھی بات ہے لیکن ان کی دیکھ بھال بھی ضروری ہے آج تک جنگل لگائے تو گئے ہیں لیکن کسی نے دیکھ بھال نہیں کی اور نہ پوچھا ہے کہ جتنے جنگل لگائے گئے ہیں ان کا حشر کیا ہوا ہے۔ کیونکہ پہلا سسٹم فیل ہوا ہے تو آج ہم واضح طور پر یہ دیکھیں گے کہ کواپریٹو سوسائٹیوں سے یہ توقع ہو سکتی ہے کہ جنگلات بڑھیں گے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ جناب شاد محمد خان کی تجویز بڑی مناسب اور جائز ہے اللہ کرے کہ اس سے ملک کی ایک ضرورت پوری ہو سکے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں۔

سید عباس شاہ : جناب چیئرمین صاحب! جناب شاد محمد خان صاحب کی قرارداد ایک قومی مسئلہ ہے اور جو مسئلہ شاد محمد خان نے اس قرارداد میں اٹھایا ہے وہ قوم کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جنگلات ہر ملک میں قوم کا سرمایہ ہوتے ہیں اور ملک کے زیادہ تر حصوں میں جنگلات لگائے جاتے ہیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں جن چھ علاقوں میں جنگلات لگے ہوئے تھے ان پر بھی جیسا کہ شاد محمد خان صاحب نے کہا ٹھیکیداری سسٹم شروع کیا گیا تھا جنہوں نے ہزارہ سوات اور دیر کے علاقوں میں جنگلات کو تباہ کیا۔ اس کے بعد فارسٹ کارپوریشن سسٹم آیا اور فارسٹ کارپوریشن کے ساتھ کواپریٹو سسٹم انٹروڈیوس کیا گیا جو کہ گزارہ جات کے لئے یعنی ذاتی ملکیت جو لوگوں کی تھی جس کو گزارہ جات کہا جاتا ہے اس کے لئے ایک کواپریٹو سسٹم ایک لمٹیڈ سکیل پر انٹروڈیوس کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ ایکسپلائیٹیشن کا جو سسٹم اب شروع ہوا ہے اس میں کامیابی بہت زیادہ ہے کیونکہ جنگلات کو کاٹ کر ان کو ترقی دی جاتی ہے اور وہاں پر دوبارہ پودے لگائے جاتے ہیں لیکن جیسے ہمارے معزز رکن جناب خضر حیات صاحب نے کہا، فگرز تو ہر سال یہی آتے ہیں کہ جنگلات کے لئے لاکھوں

[Syed Abbas Shah]

کروڑوں کی تعداد میں پودے لگائے گئے ہیں لیکن جب ملک میں باقاعدہ سروے کیا جاتا ہے تو جنگلات کی کمی ظاہر ہوتی ہے۔

یہاں پر ایک اور مسئلہ بھی زیر غور ہے ہمارا قبائلی علاقہ جہاں کافی جنگلات ہیں پاکستان کا حصہ ہے وہاں پر ایک سسٹم انٹروڈیوس کیا گیا ہے' وہاں پر پولیٹیکل ایجنٹ پرمٹ دیتے ہیں اور جنگلات کو بغیر کسی حساب کے کاٹا جاتا ہے کیونکہ وہاں پر کوئی ورکنگ پلان یا ایسا سسٹم موجود نہیں ہے۔ وہاں پر ایکسپلائٹیشن اور ڈویلپمنٹ کوئی نہیں ہوتی اس لئے میرے خیال میں جب ہم کو آپریٹو سسٹم پر پاکستان کے settled ایریا کو ڈویلپ کریں' تو ہمارے ٹرائبیل ایریا پر بھی اس کا اطلاق ہونا چاہئے کیونکہ وہ بھی پاکستان کا ایک حصہ ہے اور لکڑی کی صورت میں کروڑوں اور لاکھوں روپے کی دولت وہاں سے کاٹی جاتی ہے اور وہاں پر پھر اس کو دوبارہ ڈویلپ نہیں کیا جاتا۔ اس کو یا تو ایک ورکنگ پلان کے ماتحت لانا چاہئے یا پھر اس کو بالکل روک دینا چاہئے اگر ڈویلپمنٹ پلان کے نیچے نہیں آ رہی ہے تو وہ دولت بھی تباہ ہو رہی ہے۔

میرے خیال میں شاد محمد خان صاحب کے ریزولیوشن کو ری ڈرافٹ کر کے جنگلات کے لئے ہمیں ایک مربوط پالیسی بنانی چاہئے جس میں ان سب عوامل کو شامل کرنا چاہئے کہ جنگلات کو ڈویلپ کیا جائے اور ایکسپلائٹیشن کو آپریٹو سسٹم کو ملک کے ہر حصے کی طرف ایکسٹینڈ کر دیا جائے۔ میں ان الفاظ کے ساتھ شاد محمد خان صاحب کی تحریک کی حمایت کر رہا ہوں اور میں چاہتا ہوں اس کو ری ڈرافٹ کر کے ایک ایسی شکل میں پیش کیا جائے کہ یہ ملک کے لئے قابل قبول ہو اور جنگلات کو ترقی دی جا سکے۔

جناب چیئرمین : جناب عنایت خان صاحب۔

نواب زادہ عنایت خان : جناب چیئرمین! ہمارے شاد محمد خان صاحب نے جو ریزولیشن پیش کیا ہے ہم اس کی پر زور تائید کرتے ہیں۔ اس لئے کہ ہم خود اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں جہاں گورنمنٹ کی زیادہ restrictions نہیں ہیں' اور ہمارے جنگلات جو ہیں وہ بالکل ختم ہو گئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہماری ایجنسیوں کے جو پولیٹیکل ایجنٹ صاحبان تھے انہوں نے پرمٹ سسٹم شروع کیا اور اس سے ہمارے جنگلات تباہ و برباد اور ختم ہو گئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے علاقے میں پرمٹ سسٹم لکڑی کے اوپر ختم کیا جائے تو ہمارے لوگ لکڑی بالکل نہیں کاٹیں گے اور پھر زیادہ ان کی حفاظت وہاں پر ہو سکتی ہے۔ ہم لکڑی

صرف اس لئے کاٹتے ہیں کہ ہمیں یہاں پر پرمٹ دیا جاتا ہے اور اس کا پیسہ ہمیں ملتا ہے اور اگر یہ بند ہو جائیں تو ہماری لکڑی خود بخود محفوظ ہے۔ وہاں ہمارے خرچ سے زائد لکڑی ہے کیونکہ اس کا پرمٹ سسٹم ہے اور لوگ یہاں آتے ہیں اور پرمٹ لیتے ہیں اور لکڑی کاٹتے ہیں تو میں اس کی پرزور تائید کرتا ہوں جہاں تک حفاظت کا تعلق ہے اس کی حفاظت اسی طرح ہو سکتی ہے کہ اگر وہاں پر پرمٹ سسٹم نہ ہو تو قبائلی علاقے کی جتنی لکڑی ہے وہ محفوظ ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں شاد محمد خان کے ریزولیوشن کی تائید کرتا ہوں کہ یہ منظور فرمایا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ' جناب شہزادہ صاحب!

شہزادہ برہان الدین: جناب چیئرمین! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا جناب عالی! چترال کے جنگلات میں بہترین دیار کے درخت تھے اور اتنے زیادہ درخت تھے کہ جس وقت پاکستان بنا' اس وقت ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں تھے۔ لیکن اس وقت یہ حالت ہے کہ جب سے فارسٹ ڈیپارٹمنٹ نے اس کو ٹیک اوور کیا ہے چترال کے جنگلات ختم ہو گئے ہیں۔ حالانکہ گورنمنٹ کا یہ حکم تھا کہ جہاں سے درخت کاٹے جائیں وہاں پر اور درخت لگائے جائیں۔ لگانا تو درکنار یہ اس طریقے سے کاٹتے ہیں اور ٹھیکیداروں کو لکڑی باہر نکالنے کے لئے پرمٹ دے دیتے ہیں جس سے وہ بجائے wind fall کے تمام سٹینڈنگ درختوں کو کاٹ کر ختم کر دیتے ہیں لہٰذا میں تو یہ عرض کروں گا کہ چترال میں فارسٹ کا یہ محکمہ ڈسٹرکٹ کونسل کے حوالے کیا جائے اور وہاں پر جو فارسٹ ڈیپارٹمنٹ ہے اسے ختم کیا جائے۔ ہم خود اس کی اچھی طرح سے نگہبانی کرتے تھے' اور اس کی نگہبانی کرتے آئے ہیں اور اس وقت اس بیدردی سے یہ ایکسپلاٹیشن ہو رہی ہے کہ چترال کے جو تھوڑے سے جنگلات ہیں وہ بھی سب ختم ہو رہے ہیں میں شاد محمد خان صاحب کے اس ریزولیوشن کے ساتھ اتفاق کرتا ہوں کہ حکومت اس بارے میں پرزور قدم لے۔

جناب چیئرمین: شکریہ اور کوئی صاحب! حکومت کی طرف سے اگر کوئی صاحب بولنا چاہیں جناب سرتاج عزیز صاحب!

جناب سرتاج عزیز: جناب چیئرمین! جہاں تک اس موضوع کی اہمیت کا تعلق ہے جنگلات کی اہمیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ بہت سے ممبران نے اس پر اچھی رائے کا اظہار بھی کیا ہے کہ ہمارے ملک میں جنگلات کے رقبہ میں اضافہ ہونا چاہئے۔ جنگلات کی حفاظت اچھی

[Mr. Sartaj Aziz]

ہونی چاہئے۔ جنگلات کی حفاظت اور انتظام میں عوام کو حصہ ملنا چاہئے۔ جیسا کہ فاضل محرک نے خود ہی یہ بتایا ہے چھٹے پنجسالہ منصوبے میں حکومت کی پالیسی بڑے واضح طریقے سے درج کی گئی ہے اور کسی حد تک اس پر عمل ہو بھی رہا ہے۔

جہاں تک کو آپریٹو سوسائٹی کے تجربے کا تعلق ہے یہ حکومت صوبہ سرحد نے حال ہی میں شروع کیا ہے اور جیسا کہ انہوں نے خود کہا ہے اب تک کچھ سوسائٹیاں کامیابی سے چل رہی ہیں، لیکن بعض کو مشکلات پیش آئی ہیں اور وہ بند کر دی گئی ہیں۔ ہماری اطلاع کے مطابق ۱۸ میں سے صرف ۶ چل رہی ہیں اور ۱۲ اس وقت نہیں چل رہیں۔ لیکن اس کے باوجود............

Mr. Shad Muhammad Khan: Point of order, Sir. The information is not correct.

۱۸ اکی سینکشن تھی، ۱۲ ارجسٹرڈ ہوئی ہیں چار بند ہو گئی ہیں۔ اور ۸ چل رہی ہیں۔

جناب سرتاج عزیز: تو اس کے بعد جو چل رہی ہیں ان کے تجربے کا پوری طرح جائزہ لے کر اس کو آگے بڑھانے کی واقعی ضرورت ہے۔ اور ہم نے صوبائی محکمہ جنگلات سے کہہ دیا ہے۔ کہ وہ اس تجربے کا تجزیہ کر کے ایک رپورٹ پیش کرے۔ تاکہ جو ناکام ہوئی ہیں ان کے تجربے سے بھی استفادہ کیا جائے اور جو کامیاب ہوئی ہیں ان کے تجربے سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ اس لئے اس کے جو مقاصد ہیں اس کے بارے میں تو کوئی اختلاف رائے نہیں ہے۔

لیکن جہاں تک ریزولیوشن کی اس وقت شکل ہے اس میں کچھ ترمیم کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں ریزور فارسٹ کا بھی ذکر ہے جس سے یہ امپریشن پیدا ہوتا ہے جیسے ریزور فارسٹ بھی کو آپریٹو کو دیئے جائیں گے حالانکہ محرک نے جیسے خود فرمایا ہے یہ مقصد ہر گز نہیں ہے اس کے علاوہ آج اس موضوع پر وسیع تر بحث ہوئی ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں رول ۱۱۸ کے تحت کچھ ترامیم پیش کر دوں اور اگر وہ فاضل محرک اور دیگر ارکان کو منظور ہوں تو اس پر غور ہو سکتا ہے۔

جناب چیئرمین جی فرمایئے۔

Mr. Sartaj Aziz: This House is of the opinion that efforts should be intensified to increase the area under forest and to follow ecologically sound development policies.

Mr. Chairman: That efforts should be intensified.

Mr. Sartaj Aziz: This House is of the opinion that efforts should be intensified to increase the area under forests and to follow ecologically sound development policies. For this purpose as we have visualized in the Sixth Five Year Plan, people should be given an opportunity to participate in these efforts through cooperative societies and social forestry programmes througout the country including the tribal areas.

ایک معزز رکن: اس میں ایک چیز ہے people کی جگہ owners ہونا چاہئے۔

جناب سرتاج عزیز: ٹھیک ہے people کی جگہ owners کر دیتے ہیں تو Owners should be given an opportunity.

(Interpuptions)

جناب سرتاج عزیز: تو اس میں باقی ممبران کی تجاویز بھی cover ہو جاتی ہیں

Mr. Shad Muhammad Khan: Sir, here I stress on two systems. One should be the intensive pattern which is being adopted in the reserve forests and I request that that should be implemented in the *Guzara* Forests. The other thing, Sir, is that the private forests should be exploited through cooperative societies, not the reserve forests. If it is like this. 'This House is of the opinion that a uniform system of exploitation of reserve forests as well as private forests under Government management be implemented. The private forests be exploited through cooperative societies in the country as envisaged in the Sixth Five Year Plan being introduced with a view to increase the forests wealth in the country including the tribal areas'.

اس میں دونوں آ جاتے ہیں Intensive Pattern بھی آ جاتا ہے اور Cooperative Socities بھی آ جاتی ہیں it is in the Sixth Five Year Plan.

Mr. Chairman: I think for the limited purpose which Mr. Shad Muhammad Khan has in view, his amendment or revised draft appears to be better. Would you read out your amendment again?

Mr. Shad Muhammad Khan: Sir. 'This House is of the opinion that a uniform system of exploitation of reserve forests as

[Mr. Shad Muhammad Khan]

well as privately owned forests under Government management be implemented. The private forests be exploited through cooperative societies in the country as envisaged in the Sixth Five Year Plan including the tribal areas.'

جناب سرتاج عزیز: سر مجھے Unform system سمجھ میں نہیں آرہا۔

Mr. Chairman: What he is saying is that uniform system of exploitation, as for the reserve forests are concerned, should be introduced throughout the country. One of the difficulties is that this resolution has been there for the last three weeks. If anybody, whether Government or any private member, wanted to move an amendment, under the rules, at least two days notice should be given. I am permitting this because it would serve a useful purpose, if we can have an agreed draft. But ordinarily I would insist that rules should be followed, and if the Government had actually different point of view it was incumbent upon them to move a formal resolution. So, I think the revised wording as suggested by Mr. Shad Muhammad Khan which I will read out is "This House is of the opinion that a uniform system of exploitation of reserve forests as well as privately owned forests under Government management be implemented. The private forests under Government management be exploited through cooperative societies as envisaged in the Sixth Five Year Plan throughout the country including tribal areas'. Do you have to say anything on this ?

Mr. Sartaj Aziz: I still do not follow, Sir. How can we have a uniform system both for reserve forests and private forests?

Mr. Chairman: But he is not saying this. I read the revised draft. 'This House is of the opinion that a uniform system for exploitation of reserve forests as will as privately owned forests under Government management be implemented. Two are different. One uniform system applies to reserve forests. It also applies to the privatly owned forests managed by the Government but under a different system of cooperative societies. This is how I read it.

جناب خورشید احمد: جناب والا! میں معذرت خواہ ہوں کہ میں تاخیر سے آیا اور میں یہ بحث نہیں سن سکا لیکن میرا خیال یہ ہے کہ لفظ exploitation کچھ مناسب نہیں لگتا اور یہ بھی نہیں کہ technically صرف یہی لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اگر ہم اس کی بجائے development کا لفظ استعمال کریں تو زیادہ بہتر ہے۔

Mr. Shad Muhammad Khan: Point of Order Sir. Development is altogather different thing, Sir.

Development تو already ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: I think Mr. Javed Jabbar raised the point and I explained to him that this is a techincal term very well understood in the field of forestry. For example, economic exploitation of mineral resources, you do not say development of mineral resources, you exploit those resources for the benefit of mankind.

Dr. Muhammad Asad Khan: Sir, the term exploitation has recently been replaced by utilization, because exploitation is regarded as a negative term while utilization is regarded as a positive term.

Mr. Chairman: Well, it is upto the House.

جناب خورشید احمد: سر Exploitation کا لفظ جو ہے یعنی میں بھی اس بات سے واقف ہوں کہ Mineral Development میں اور industries میں یہ لفظ استعمال ہوا ہے لیکن یہ ایک technical بحث نہیں ہے بلکہ ایک پبلک باڈی ایک پبلک Issue کے اوپر رائے ظاہر کر رہی ہے۔ Development or utilization استعمال ہو جائے تو غالباً بہتر ہو گا۔

جناب شاد محمد خان: جناب اس کی میں وضاحت کرتا ہوں utilization کا مطلب یہ ہے کہ اس لکڑی کو استعمال کسی طرح کیا جاتا ہے exploitation کا مطلب یہ ہے کہ اس کی چرائی ڈھلائی اور فروخت کس طرح کی جاتی ہے۔ اس میں بڑا فرق ہے اور Development تو اس کے ساتھ ساتھ ہی منسلک ہے Exploitation ایک Technical Term ہے جو صرف جنگلات کی کٹائی کے لئے استعمال ہو سکتی ہے۔

Mr. Javed Jabbar: With respect Sir, while mineral resources are not renewable, I think Sir, the term "development and utilization" would be very useful substitute for "exploitation".

Mr. Chairman: I am just thinking of the difficulty which we would be creating for the people who have to implement your resolution. I do not know how many of us are aware that how forests are worked or managed. Every forest is surveyed in the first instance.

[Mr. Chairman]

There is an estimate made of the total volume of standing timber available. There is an estimate then made of the mature trees that this is the standing volume and so much can be extracted over a period of time, that would require this or that technique. Then, at the same time when you remove the mature trees, how much time it would take for the young plants to come up to that level. This is called a process of thinning. Every year, according to the working plan which is prepared on that basis, you mark the trees which are fit for exploitation, for extraction of timber therefrom, and also to mark the timber which can be extracted by thinning out some of the plants. So this is how it goes on and it is the function of working plan as such. I have no objection, it is entirely upto you to move amendments to pass the resolution, but if you want, we can put the exploitation within commas.

Shahzada Burhan-ud-Din Khan: Sir, I suggest that exploitation should be dropped and development and utilization must come. Exploitation must be stopped. Exploitation is there. So, exploitation must be stopped and proper utilization is necessary. (interruption)

Mr. Chairman: Shall I read out? I think Shad Muhammad Khan, you are correct. "This House is of the opinion that a uniform system of "exploitation" of reserved forests as well as privately owned forests under Government Management, be implemented". 'Implemented' or 'Introduced'?

Mr. Javed Jabbar: Be introduced and implemented.

Mr. Chairman: Well, you can't implement it without introducing it, so that would go without saying. The private forests under Government management, be implemented throughout the country including tribal areas. Exploitation of reserved forests as well as privately owned forests under Government management, be implemented throughout the country including tribal areas.

(Interruption)

Mr. Chairman: I think the reason for that is that Ordinary Laws don't extend to the tribal areas except with special dispensation and that is why, it becomes necessary.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, this is a resolution. It is not that we are making a law. Then the law would be made in accordance with the provisions of the resolution. At that time, it can be thought over how we can deal with it because this is a resolution and here the word is, 'the country' and it can be sometime misconstrued as if the tribal areas are not within the country. So, my submission would be that the word......

Mr. Chairman: Do you think that it would be taking a very legal view when you say that such and such law applies to the whole of Pakistan? What does it mean? It still does not apply actually to tribal areas unless the President in his own discreation....

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, but the word 'whole of the country', includes tribal areas also and this is the Constitutional provision.

Mr. Khurshid Ahmed: Mr. Chairman, there could be a way out. We can lay special emphasis on tribal areas.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sometime we say including Punjab, we say including Sind, we say that as part of the country. (interruption)....

Mr. Chairman: That is not the point. The point is that ordinarily your laws do not extend to tribal areas. So, therefore, even though, they are a part of the country, it becomes all the more necessary to specify that in this particular resolution, if this is the sense of the House.......

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Sir, my point is that the tribal areas is very much represented in this very august House because they have a large number of Senators from that area. So, they are part of the country and this is my submission.

Mr. Khurshid Ahmed: I would like to suggest that in view of the sensitivity to which the Justice Minister has pointed out, may I suggest that it should be throughout Pakistan with special emphasis to tribal areas.

Mr. Chairman: You are making it still more difficult. What we want to say is, and I think this is what I understand the sense of the House that we do not want to take the tribal areas out of the purview of this resolution. That's all.

Mir Nawaz Khan Marwat: Article 1(2) of the Constitution says that the territories of Pakistan shall comprise the Provinces of Baluchistan, Frontier, the Punjab and Sind (b) The Islamabad Capital and (c) Federally administered tribal areas. Now, Sir, the word 'Pakistan' covers every thing.

Mr. Chairman: We are saying the country, we are not saying Pakistan.

Mir Nawaz Khan Marwat: That is why I referred to the Constitution.

Mr. Chairman: Well, then say 'Throughout Pakistan' and I would accept it then it may not be necessary to include tribal areas. 'throughout Pakistan', that is acceptable?

Syed Abbas Shah: In my opinions, with this resolution, tribal area will be excluded. This is my opinion I know the system there and we ...

Mr. Chairman: When we say throughout Pakistan, it means actually that tribal areas would be included. I don't think your apprehension is well founded. The second point is that private forests under the Government management, will be exploited through cooperative societies as envisaged in the Sixth Five Year Plan. So the resolution in the final form would read as follows:—

> "This House is of the opinion that a uniform system of "exploitation" of reserve forests as well as privately owned forests under Government management, be implemented throughout Pakistan. The privately owned forests under Government management be exploited through cooperative societies as envisaged in the Sixth Five Year Plan!"

(The motion was adopted)

Mr. Chairman: But I would once again request this august House that in future you have any amendment to suggest please move that in time after giving sufficient notice, otherwise we would be wasting time as happened today on whether tribal areas are included in Pakistan or excluded.

RESOLUTION *RE* : RELEASE OF POLITICAL DETENUES

Mr. Chairman: Next one. Mr. Javed Jabbar to move his resolution. 'This House is of the opinion that all the persons presently detained for political activities, be released forthwith in consonance with the restoration of civilian political democracy' I don't know what that word means 'after the lifting of Martial Law'. There is an amendment moved by Senator Hasan A. Shaikh that for the word 'forthwith', the word in accordance with the Law of the Land and, be submitted. But we will come to that later. Please move your resolution first.

Mr. Javed Jabbar: I ask for leave to move the following resolution.

['This House is of the opinion that all the persons presently detained for political activities, be released forthwith in consonance with the restoration of civilian political democracy after the lifting of Martial Law,]. Sir, the "after lifting of Martial Law" is just in amplification of the term 'civilian political democracy'.

Mr. Chairman: The resolution moved, is that. "This House is of the opinion that all the persons presently detained for political activities, be released forthwith in consonance with the restoration of civilian political democracy after the lifting of Martial Law." Now you can say what you want to say in support of your resolution.

Mr. Javed Jabbar: Yes Sir. First of all Sir, I just want to respond to your comment on what that phrase means "after the lifting of Martial Law." I believe Sir, that till the 30th of December, 1985 *i.e.* the lifting of Martial Law, what we had in this country, was a very unique and somewhat unprecedented state of affairs which could be

[Mr. Javed Jabbar]

described as Military Political Democracy. Elected Legislatures were functioning under Martial Law of which very few precedence are found in constitutional or political history. So, I wanted to distinguish it. That is why, I used the term 'civilian' and said 'after the lifting of Martial Law'. Now, Sir, may I speak on the substance and on the admissibility of the resolution.

Mr. Chairman: Please.

Mr. Javed Jabbar: I shall begin, Sir, by talking about the admissibility of the resolution. This may be somewhat anticipatory in nature because I have not yet heard any other point of view. My anticipation is based on past experience that the Government or others may take the plea that since this relates to a disruption of law and order, it remains a Provincial subject, therefore, beyond the purview of this House. In response to this anticipatory argument, I will emphasize Sir, that law and order in a political context, is very clearly a national concern. It is not a provincial concern. The best proof of this Sir, was the intervention of the Pakistan Armed Forces on the 5th of July, 1977 when law and order throughout the country, directly attributable to political events necessitated or justified, as the case may be, from their point of view, the intervention of federally controlled agency of the Government of Pakistan. Also Sir, I submit that the Ministry of Interior at the federal level, is specifically incharge of Police policy coordination and the administration of law and order in the country.

No. 2: Only a few days ago a very un-related subject such as book publishing on which I happened to submit a resolution was discussed here. I would like to point out that many aspects of book publishing, particularly printing are exclusive concern of the Provincial Governments. However, this House adopted unanimously a resolution which called for the stimulation of the book publishing industry.

No. 3 Sir: A few days earlier concerning the Press and Publication Ordinance, which is interpreted in one way as being exclusively a Provincial subject. This very House admitted a private members Bill seeking to amend the Press and Publication Ordinance.

No. 4 Sir : I believe that Political prisoners indulged in activities that can by no stretch of imigination be described as provincial. The very action of Political Act whether for the law or against the law is a national Act and it is also a fact Sir, that at this moment and time,

Political prisoners convicted in one Province are being held in custody in another Province, thereby making this subject relevant to this House.

No. 5 Sir, Almost all Political prisoners were convicted under Martial Law since 1977, the Martial law is very clearly a Federal subject not a Provincial subject.

No. 6 Sir: And last on admissibility: Political freedom is a constitutional right, guaranteed as part of fundamental rights which again makes it very clear a Federal subject and not a Provincial subject.

Having commented on admissibility I will come to the substance of my resolution, I believe that it is necessary to point out that Article 19 of the Univesal Declaration of Human Rights proclaimed by the General Assembly in 1948 to which Pakistan is a signatory is incumbent, is obligatory, is mendatory for this Government to follow. Article 19 says:— "Every-one has the right to freedom of opinion and expression". This right includes freedom to hold opinions without interferance and to seek, receive and impart information and idea through any media and regardless of frontiers. Followed by Article 20 which says:— 'Every one has the right to freedom of peaceful assembly and association'. Sir, Political beliefs are also enshrined as part of fundamental rights in the Constitution of Pakistan. I need not go into details. They were restored on the 13th of December 1985.

Sir, despite the compulsions of faith and commitment of our history most governments in Pakistan have flagrantly violated the very declaration of which they are a signatory as well as the Articles of the Constitution. When it suits the Government of Pakistan, we refer to United Nations resolutions on Kashmir and on Afghanistan but when the same United Nations passes resolutions condemning Political imprisonment or torture we proceed to ignore it.

<u>جناب اقبال احمد خان:</u> جناب یہ بات بیان کرنا مناسب نہیں کہ جب حکومت کو سوٹ کرتا ہے تو کشمیر کی قرار داد کی بات کرتے ہیں ورگرنہ نہیں کشمیر کے مسئلے کی کوئی ریلیو ینسی نہیں ہے موجودہ سبجیکٹ میٹر کے ساتھ وہ ایک قومی اور بین الاقوامی مسئلہ ہے جس میں دو حکومتیں ملوث ہیں۔ اقوام متحدہ ملوث ہے۔ اگر ہمارے ملک کے اندر کسی آدمی کو detain

[Mr. Iqbal Ahmed Khan]

کیا گیا ہے تو یہ کوئی انٹرنیشنل مسئلہ نہیں ہے کہ آپ اس ریزولیوشن کی بات کرتے ہوئے کشمیر کے مسئلہ کو لے آئیں لہٰذا میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ یہ حوالہ درست نہیں ہے اور یہ قومی مفاد کے خلاف بات کہی گئی ہے اور اس کو کسی اور طریقے سے بھی کہا جا سکتا ہے۔ میں عرض کروں گا کہ کشمیر کی قرارداد کے متعلق جب اقوام متحدہ کے حوالے سے بات کرتے ہیں اور ایک detenue کی بات جو ہے شاید ان کے نقطہ نظر سے ہو لیکن پاکستان کے مفاد میں کشمیر بہت بڑا مسئلہ ہے اور ایک detenue ایک فرد کا مسئلہ ہے جو ہماری اپنی ملت کا معاملہ ہے اور اس قسم کی باتیں اس معزز ایوان میں کہنا صاف طور پر ہمارے ملک کے مفاد کے خلاف ہے کل کو انڈیا بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ ان کے اپنے ملک کے ایک سینیٹر بھی کشمیر کے مسئلے کو ایک detenue کے برابر کر رہے ہیں تو میں یہ عرض کروں گا کہ یہ بات ان کی اس تقریر سے ایکسپنج ہونی چاہیے۔

Mr. Javed Jabbar: Sir, I will not withdraw my remarks. May I respond?

Mr. Chairman: It is not a question of expunction but I would request the hounourable member to confine himself to the text of the resolution itself without introducing extraneous elements.

Mr. Javed Jabbar: But Mr. Chairman, may I simply point out that it is very regrettable that the honourable Minister of Justice has used such a historical approach in his comments. Is he imputing to me, who is as such Pakistani as he can claim to be, that I wish to detract from Pakistan's commitment to the Kashmir issue? All I was doing was pointing out a contradiction in the conducting of the policy of Government of Pakistan *vis-a-vis* a major international organization and I believe, I have a right to do so and I am not in any way taking away from our allegiance, of my allegiance to this country's commitment to the Kashmir issue.

Mr. Chairman: The comparison is not relevant but let us not go into that. Kashmir is today a subject to a resolution of the United Nations.....

Mr. Javed Jabbar: So is a political conduct Sir, so is the liberty of the political activity to which we are a signatory since 1948.

Mr. Chairman: So without bringing in Kashmir you please confine yourself to these remarks.

Mr. Javed Jabbar: All right Sir, I will submit to you, Sir, today 44 days after the lifting of Martial Law there are still hundreds of people in Pakistan being held as prisoners, specifically for their political activities. There are two deliberate distortions of truth Sir, which are projected by Governments throughout our history and by the present Government also. What are these two distortions on the nature of political imprisonment in Pakistan?

Fistly; that since law and order is a provincial subject the actual number of people supposably in Federal custody is diliberately, artificially held to be a very absurdly low figure that is a deliberate distortion.

No. 2 Sir: Because of the existence of Martial Law most political activities since 1977 have been termed criminal activities. Therefore, instead of being counted as political prisoners, they are counted as common criminals. Therefore this creates a deliberate distortion in the numbers given out by the people who are not with the Government and numbers given out by the Government of Pakistan. The situation today Sir, as I was saying is that there are at least according to reliable estimates, a number of three hundred people to the minimum held in various parts of Pakistan for political activities. In calling for the release of political prisoners Sir, one is not suggesting that we should thrown open the doors of all the prisons in this country. One is only suggesting that those who have not been charged yet and are still being held in custody as a result of Martial Law should be given the chance for a completely fresh trial under a civil law.

Second thing we are suggesting is Sir, that those who have been charged and convicted should be given the opportunity to be re-tried under civil law because we believe that the harsh and long sentences that have been pronounced in the past 7-8-1/2 years for political activities go against the very basic principles for which this Senate is suposed to stand for. On the following counts Sir, the political prisoners deserve immediate relief and consideration by this House. What are those grounds Sir? The manner of their arrest the detention,

[Mr. Javed Jabbar]

the framing and the timing of the charges, the manner of their chaining while they are under detention, the conduct of the hearings, the nature of the sentences pronounced and the lack of the opportunity to appeal to higher judicial body. On all these counts they deserve our immediate consideration and the support through this resolution.

Point by point Sir, I will now illustrate how prisoners have been held in communicado for the past 8-1/2 years. There are many cases in which prisoners have been held not only in communicado but also solitary confinement, in violation of the directives by the Human Right Committee and Article 9 of the International Covenant on Civil and Political Rights. Also in violation of Section 81 of the Pakistan Criminal Procedure Code which says that people should be produced before a magistrate without delay. Also in violation of Section 167 of CPC which says that if the investigations can not be completed in 24 hours the notes in entry diary of the Investigating Officer should be sent to the Magistrate. All these conditions Sir, have been repeatedly ignored in the case of those three hundred people currently being held. The delay in framing charges Sir, is another classic instance. As long as three years had lapsed between arrest and the framing of charges. There are even instances where as long as five years have gone by and no specific charges have been formulated.

Thirdly, Sir, The manner of detention the general conditions of our prisons, as you well know, are abysmal. They lack medical facilitices, they lack prompt medical care. But, in addition to that, the indignity is the chaining; the barring, the fettering of people convicted, so-called convicted for political offences and this is in violation of Rule 33 of the U.N. Standard Minimum Rules for the Treatment of Prisoner, which says, Sir:

> "Instruments of restraint such as hand-cuffs, chains, etc. shall never be applied, as a punishment. Chains and irons shall not be used as restraints".

Yet there was a petition submitted in the Punjab High Court in July, 1984 for prisoners held in fetters since January, 1983. For one and a half years, human-beings have been held in fetters. We do not know what happened to that petition because all this was under Martial Law.

As per torture, Sir, I will quote only one case the classic of a man called Muhammad Ijaz Bhatti, whose case is being well-documented by Ammesty International.

No.4 The conduct of hearings and the nature of the trial

Even though Article 10 of the Declaration of Human Rights and Article 14 of the International Covenant on Civil and Political Rights lists minimum guarantees for defence. These were not observed in the case of most of those 300 prisoners. For instance, evidence obtained by torture was considered admissible evidence by Special Military Courts. Even this was in violation of Section 25 and 26 of the Pakistan Evidence Act. That all or any confessions made in the presence of a Magistrate alone is usable as evidence. Instead confessions made in the presence of Police officer were treated as admissible. This amendment in the Pakistan Evidence Act was carried out by the President's Order No.4 of 1982 which was called the Criminal Law Amendment Order.

Sir, even in violation of this Government's own promulgation, or not this Government, perhaps the preceding Government or part of this Government, I do not know how to distinguish the two under the "قانون شہادت" the statements of prosecution witnesses are supposed to be provided to the defending attorneys at least 7 days before the appearance of the witnesses. In many cases, documented by Amnesty and by other forces in this country, and agencies in this country, the statements of witnesses were given to defence attorneys on the day of the hearing or one day before the trial actually occurred.

Fifthly, Sir; The rights to a public trial—The Human Rights Committee says, Sir:—

The publicity of hearings is an important safeguard in the interest of the individual and the society at large. It is a clear statement. However, the Government used or mis-used the Official Secrets Act to exclude any kind of public scrutiny of almost all political trials held in this country for the past 8 years.

Sixthly, Sir: The rights to appeal, Which I referred to earlier does not exist in this case.

[Mr. Javed Jabbar]

In fact, Sir, the right to appeal was converted into a kind of grotesque, bizzare thing called a right to die. There is an instance, in Special Military Court N0. 2 in Karachi, concerning 5 perisoners, who were originally held not to be culpable for the death penalty, but, subsequently, the pronouncement of the court, even the Military Court was asked to be revised without reference to any legal precedent and one of those five was actually given the death penalty and hanged. And all reports suggest that due process of law was not observed. Therefore, it is possible that an entirely innocent man has been sent to the gallows. Original sentence was give on September 23, 1983 but the prisoners were not even informed in violation of this country's own laws. They were kept in the dark about their possible destiny.

Sir, who are these prisoners? These prisoners are people. They are not just names that occurred in newpapers columns. They never occur on T.V. and Radio, our state owned media. But these are people who have brothers, sisters, fathers, mothers, they are living human-beings. Sir, and what has happened to them to their families; to themselves and, while there are 300, I cannot name them all. But I think, it is our duty to remember whether it is a famous claim like Fazil Rahu, Rasool bux Palijo, Dr. Zafar Arif, G.M. Syed, Jam Sakki, Jamal Naqvi, Jabbar Khattak, Yousf Khattak, Ahsanul Haq Sherpao, Shabbir Sheikh, Sadiq Umrani, Rukhsar Qureshi, Robina Qureshi, his wife, and dozens and dozens of more such people and to give you the example of how they have suffered on a human level. One of them, in Sind, Fazil Rahu has lost two of his sons. Two of his sons died, while he remained in custody. In the Punjab, Tariq Khurshid attended his father's funeral while still in fetters.

In conclusion, Sir, there are two urgent and irrefutable arguments in favour of this resolution.

No.1: As in civil law, so too in political cases, almost all of them under Martial Law, the time spent by prisoners, waiting for their charges to be framed; waiting for the cases to be processed, should be treated as part of the sentences. At the moment what has happened is : That while civil convicts are given this benefit; criminal convicts are given this benefit; political convicts are deprived of this most

reasonáble and fundamental right. If this principle were to be applied to political cases, it is estimated that the vast majority of political prisoners would automatically be eligible for immediate release. Because they have spent so many years already waiting for their trials. Ironically, Sir, this is again, the Government that preceded this one immediately, Section 382(b) of the CPC, gave this benefit to criminal cases without giving it to political cases. Sir, as part of this argument, I would submit that when remissions are announced on the occasion of Eid-ul-Azha or Eidul Fiter, unless the person giving this remission specifies that this remission is applicabe to political prisoners, it is not given to political prisoners. So, criminal convicts can get away with remissions but political convicts do not get this benefit.

The second argument in favour of an immediate reconsideration of the political prisoners case, Sir, is that on the 17th of February, 1986, in the Sind High Court in Karachi, the Government officially informed the High Court that in a case where a dacoit had been convicted and sentenced to death, under Martial Law, the Government was willing to transfer that case to a civil court. This is a part of our legal history now. It is a most unusual decision. I am glad that such a decision was made, on 17th February, 1986. Now, Sir, if the Government can give the benefit to a common dacoit, how can the Government deny this liberty to people who believe in the political process, who may disagree with this Government; who may disagree with the President Zia-ul-Haq's view on what life is all about. But how can you elevate a dacoit to a greater level and dovalue people who have struggled because they simply believe in political process. They are not people who are getting permits and licences. They are rotting in prisons. I, therefore, submit, Sir, that it is not political prisoners who are on trial today, it is the Government and it is ourselves. We must not treat this as something to be tucked on the carpet and say that this a provincial issue. It is a national Federal issue. Thank you.

Mr. Chairman: Is the motion being opposed?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, originally, when the motion came I read it and felt that it would be a kind of recommendation with which I would entirely agree. But facts narrated by the honourable Senator have made me change my mind to the extent

[Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak]

that the facts stated by him are not corroborated by the inquiries that I have made. Therefore, you see, Sir, there is a great deal of divergence of views. Unless the honourable Senator gives me the individual cases because in this case all I can say is that ever since the civil Government have come in, the Prime Minsiter has made a categorical statement that political freedom exists. The speeches that are made today Sir, if those speeches you would hear Sir, the language used in those speeches Sir I think I could only say........

Mr. Chairman: I take it at this stage that if you are opposing the motion for whatever reasons then you will have ample opportunity to wind·up the debate.

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak: Sir, but as far as the facts are concerned and the way he has narrated them, I would like to put my point of view also before him.

Mr. Hassan, A. Shaikh: Sir, I may be permitted to move my amendment. You may kindly dispense with two days notice. My amendment is:

> 'That for the word "forthwith" the words "in accordance with law of the land" may be substituted'.

Sir, the word "forthwith" appears in third line and I am suggesting that my resolution would read like this:

> "This House is of the opinion that all persons presently detained for political activities be released in accordance with the law of the land in consonance with the restoration of civilian political democracy after lifting of Martial Law".

I may say that when I give my amendment, I did not know the scope of this resolution. After hearing my learned friend Mr. Javed Jabbar, I realized that in the scope of this resolution he included not only the political prisoners but also convicts and he also included those who are opposed to the very existence of Pakistan. He wants them to be given freedom to say that Pakistan should be broken into pieces. This is what he means.

Mr. Javeed Jabbar: Point of Order, what is this that the Justice Minister thinks that I am against the Kashmir Issue and he thinks that I am against the unity of Pakistan. What is happening? Sir, you must ask the senior member to be specific when he raises such allegations. I have cited a chapter and he has not cited even a single instance.

Mr. Chairman: The point here is that the amendment moved. is:

' That for the word "forthwith" the words "in accordance with the law of the land" may be substituted'.

Is it opposed?

Voices: Opposed

Mr. Chairman: There is another amendment moved to this very amendment by Maulana Kausar Niazi. Would you like to move it Maulana sahib?

<u>مولانا کوثر نیازی</u>: جناب والا! میری ترمیم یہ ہے کہ جناب حسن اے شیخ نے جو ترمیم پیش کی ہے کہ Accordance with the law of the land اس کی جگہ Accordance with Islamic Law ہو وہ اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ جاوید صاحب شاید میرے مفہوم کو سمجھ نہیں رہے ہیں۔

جناب والا! اس وقت دو قسم کی سیاسی گرفتاریاں موجود ہیں ایک وہ ہیں جنہیں احتیاطی نظر بندی کے قوانین کے تحت نظر بند کیا گیا ہے اور دوسرے سیاسی قیدی وہ ہیں جنہیں مارشل لاء کے ضابطوں کے تحت سزا دی گئی ہے۔ میں اگر اسلام کا ایک ادنیٰ طالبعلم ہونے کی حیثیت سے یہ عرض کروں کہ یہ دونوں سزائیں اور دونوں قسم کی نظر بندیاں اسلام کی رو سے ناجائز ہیں تو میں غلط دعویٰ نہیں کروں گا۔ جہاں تک احتیاطی نظر بندی کا تعلق ہے مجھے احکام اسلامی میں کوئی ایسا حکم نظر نہیں آتا جس میں کسی شخص کو جرم کے سرزد ہونے سے پہلے یا جرم کے سرزد ہونے کے خدشے کے پیش نظر گرفتار کرنے کا سراغ مل سکے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی اتھارٹی سے بڑھ کر تو کسی کی اتھارٹی قرار نہیں دے سکتے۔ خود اس کے قوانین اور عدالت کا انداز یہ ہے کہ

[Maulana Kausar Niazi]

قیامت کے دن وہ کسی شخص کو صفائی کا موقع دیئے بغیر دوزخ میں نہیں ڈالے گا بلکہ قرآن پاک میں یہ آتا ہے کہ وہ اس کا اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں تھمائے گا اور اس کے بعد یہ کہے گا کہ تو اپنا اعمال نامہ پڑھ اور پھر شہادتیں ہوں گی اور اس طرح ایک کیس مکمل ہونے کے بعد اس شخص کو سزا دی جائے گی لیکن یہاں وہ حکومت جو سالوں اسلامی حکومت ہونے کی علمبردار کہلاتی ہے اور خلافت راشدہ کے بعد یوں لگتا ہے کہ جیسے پہلی مرتبہ روئے زمین پر ایک منی خلافت راشدہ قائم ہو گئی ہے۔ اس نے بے شمار لوگوں کو بغیر صفائی کا حق دیئے بغیر ان پر مقدمہ چلائے بغیر ان پر جرم ثابت کئے ان کو زنداں کے پیچھے ڈالے رکھا ہے۔

اس لئے جناب حسن۔ اے شیخ کی ترمیم کی جو ترمیم میں نے پیش کی ہے وہ اس لئے کی ہے تاکہ میں جناب جاوید جبار صاحب کو سپورٹ کروں۔ کیونکہ اگر وہ Law of Land کہیں گے تو پھر انہی قوانین کے مطابق ان کا فیصلہ ہو گا کہ جس کے تحت وہ غریب پہلے ہی نظر بند ہیں۔ لیکن جب آپ اسلامک لاء کہیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو صفائی کا موقع دیئے بغیر ان پر جرم ثابت کئے بغیر' ان پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلائے بغیر ان کو نظر بند نہیں رکھا جا سکتا۔

دوسری قسم ان سیاسی قیدیوں کی ہے جنہیں مارشل لاء کورٹس نے سزائیں دیں۔ جناب چیئرمین! میں پھر اگر یہاں یہ دعویٰ کروں تو اس مجلس میں موجود علمائے کرام بھی میری تائید کریں گے کہ اسلام میں فوجی عدالت کا تصور سرے سے ہی موجود نہیں یہ تصور ہم نے ویسٹ سے درآمد کیا ہے۔ مغرب کی ہر چیز کے خلاف ہم تقریریں کرتے ہیں لیکن مغرب سے درآمد کردہ اس لعنت کو ہم نے سینے سے لگا رکھا ہے۔ میں اگر یہ عرض کروں کہ فوجی عدالت کا تصور اسلام میں فوج کے لئے بھی نہیں ہے تو یہ بھی غلط بات نہ ہو گی۔ اس لئے کہ اسلام میں سویلین ڈپلومیسی ہے یہ نہیں ہے کہ سویلین کے لئے اس میں اور قانون ہو اور فوج کے لئے اور قانون ہو' جو قانون سویلین کو رول کرتا ہے وہ اسلامی قانون ہے وہی فوجیوں پہ بھی لاگو ہوتا ہے وہ بھی اسلامی قانون ہے کوئی دوسرا قانون ایسا نہیں ہے کہ جو سویلین کے لئے نہ ہو لیکن فوج کے لئے ہو' فوج کے اندر بھی الگ کورٹس کا تصور مغرب سے درآمد کردہ ہے۔ اور سویلین پر اس کو محیط کرنا اسے اتنا بڑھانا کہ تمام سویلین اس کے دائرہ کار میں آجائیں یہ تو سراسر غیر اسلامی تصور ہے۔ اس لئے نہ اس میں صفائی کا موقع ملتا ہے نہ اس کے اندر کوئی Proper

شہادتیں ہوتی ہیں نہ اس کے اندر غریب شخص کو قانون کی proper مدد ملتی ہے۔ اور اس میں بسااوقات یہ بھی ہوا ہے کہ فوجی عدالت اوپر سے آئے ہوئے فیصلے کے مطابق اس شخص کو سزا سنا دیتی ہے۔

مجھے خود یاد ہے کہ ۷۰ میں جب مجھے پانچ سال قید با مشقت کی سزا ایک فوجی کورٹ نے سنائی اور اس کے بعد الیکشن ہوئے اور ہم رہا ہو گئے تو وہی کرنل صاحب جو اب مرحوم ہو چکے ہیں مجھے اتفاق سے ایک ریل کے سفر میں مل گئے اور شاید ضمیر کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے انہوں نے یہ میرے سامنے confession کیا کہ میں مجبور تھا مجھے اوپر سے جو فیصلہ سنانے کو کہا گیا تھا وہ میں نے سنا دیا جن فوجی عدالتوں میں عدل وانصاف کا یہ معیار ہو' اور سزائیں سنانے کا یہ انداز ہو' ان فوجی عدالتوں سے سویلین کو کہاں تک انصاف مل سکتا ہے۔

جناب چیئرمین! آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ مجھے یہ خیال تھا' جب جناب حسن اے شیخ یہ ترمیم پیش کریں گے کہ قانون کے مطابق ان کا فیصلہ ہو تو یہ ہاؤس ان کے حق میں رائے دے دے گا۔ جناب جاوید جبار اس کے مضمرات نہیں سمجھ رہے۔ میں نے اسلامک لاء کہہ دیا ہے۔ اب ان کا موقف مضبوط تر ہو گیا ہے۔ مجھے یقین ہے اس مسلمان ایوان سے کہ وہ ان کی ترمیم کی بجائے میری ترمیم کی تائید کرے گا جو اسلامک لاء کے حق میں ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔

Mr. Javed Jabbar: May I just make a comment, Sir.

Mr. Chairman: Please, please, you will have an opportunity. Let us dispose of these amendments. Is the amendment moved by Maulana Kausar Niazi, opposed?

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Opposed.

Mr. Chairman: Opposed. Right.

اب بے شک بحث کریں جناب پروفیسر خورشید صاحب پہلے کھڑے ہوئے تھے۔

جناب خورشید احمد: میں بھی کوشش کر رہا ہوں کہ ایک امنڈمنٹ پیش کروں میری امنڈمنٹ کچھ اس طرح ہے۔

امنڈمنٹ

[Mr. Khurshid Ahmed]

"This House is of the opinion that in consonance with the restoration of the democratic process, after the lifting of Martial Law, all the persons presently detained for political activities be either released forthwith or tried in Courts of Law. In accordance with the Islamic Law".

Mr. Chairman: Would you kindly repeat it?

Mr. Khurshid Ahmed: I will repeat it.

"This House is of the opinion that in consonance with the restoration of the democratic process, after the lifting of Martial Law, all the persons presently detained for political activities, be either released forthwith or tried in Courts of Law in accordance with the Islamic Law."

کیا میں اس کی وضاحت کروں۔

جناب چیئرمین: ایک کاپی اس کی ہمیں بھی دے دیجئے۔

جناب خورشید احمد: جی بہت بہتر۔

جناب جاوید جبار: اپوز تو کرنے دیں۔

Mr. Chairman: Let me read it out then somebody can oppose it. If I don't have the amendment, how can I put it to the House in one form or the other.

مولانا کوثر نیازی: پروفیسر صاحب سے یہ پوچھیں کہ وہ میری ترمیم کی تائید کر رہے ہیں یا تردید۔ کیونکہ یہ تو اس کی مزید توضیح ہے۔

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! مجھے محترم جاوید جبار صاحب کے ساتھ ہمدردی ہے کہ مولانا کوثر نیازی صاحب نے ترمیم پیش کی اور یہ ارشاد فرمایا کہ میں نے ان کی تائید میں ایک نقطہ نکالا ہے۔ جناب حسن اے شیخ صاحب نے جب ترمیم پیش کی تو انہوں نے کہا کہ اراضی کے قانون کے مطابق۔ اور جناب کوثر نیازی صاحب نے جب اسلامک کا لفظ ایڈ کیا اس سے یہ ایڈ مشن کی کہ لاء آف دی لینڈ اسلامک لاء نہیں ہے۔ تو میں جناب جاوید جبار صاحب کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مولانا کوثر نیازی صاحب کے

مطابق ملک کے اندر اسلامک لاء نہیں ہے۔ تو مطلب یہ ہوا کہ پہلے ریزولیوشن پاس ہو گا پھر اسلامک لاء بنے گا۔ کتنے سال لگتے ہیں اور پھر ڈیڈ نیوز کی باری آئے۔ یہ کون سی ہمدردی کر رہے ہیں جناب جاوید جبار کے ساتھ کہ میں اس کی تائید میں یہ بات کہہ رہا ہوں اس لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے اس قسم کے مشفق ناصح سے بچیں اور ملک کے قانون کا احترام کریں اور اس کے مطابق چلیں۔

مولانا کوثر نیازی: جناب چیئرمین! آپ کی وساطت سے محترم ذہین وزیر صاحب سے عرض کروں گا کہ اسلامک لاء موجود ہے۔ اس کو یہ نافذ کریں یا نہ کریں جب ہم اس کی طرف ریفر کریں گے تو وہ اسلامک لاء موجود ہے اور میں نے عرض کیا ہے کہ اس کے مطابق جو کتاب اور سنت کی تعلیمات ہیں سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ اس لئے انہیں کہیں دور نہیں جانا پڑے گا اسلامی تعلیمات ان کو فوراً مہیا کر دی جائیں گے۔

Mr. Chairman: The amendment moved by Professor Khurshid is:

> "This House is of the opinion that in consonance with the restoration of the democratic process, after the lifting of Martial Law, all the persons presently detained for political activities, be either released forthwith or tried in Courts of Law in accordance with the Islamic Law".

Is it being opposed?

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Yes, Sir, opposed.

Mr. Chairman: Right. Now, the position is that we have at least three amendments. Sorry, there is another one also by Qazi Abdul Latif sahib.

قاضی عبداللطیف: جناب والا! میری ترمیم یہ ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ مارشل لاء اٹھ جانے اور غیر فوجی سیاسی جمہوریت کی بحالی کا یہ تقاضا ہے کہ اس وقت جیلوں میں نظر بندان تمام سیاسی قیدیوں کو جو بلا مقدمہ نظر بند ہیں فوری طور پر رہا کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جو ریزولیوشن آپ نے پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ قرارداد کی دوسری سطر میں۔

قاضی عبداللطیف: ان تمام سیاسی قیدیوں کو جو بلا مقدمہ نظر بند ہیں یہ قیدیوں کے بعد لفظ آئیں گے۔ جو بلا مقدمہ نظر بند ہیں یہ فوراً رہائی کے الفاظ سے پہلے ہے کو فوراً رہا کر دیا جائے۔

Mr. Chairman: Those detained for political activities without trial be released. Is it being opposed?

Mr. Iqbal Ahmed Khan: Opposed.

Mr. Javed Jabbar: Opposed.

(Interruption).

Mr. Chairman: If you want to discuss this, I am in your hands. You will proceed ahead with this, but the real difficulty, as I was trying to point out was that we are ignoring the rules.The rule says: "If notice of an amendment has not been given two clear days before the day on which it is moved, any member may object to the moving of the amendment thereupon the objection shall prevail unless the Chairman in his discretion allows the amendment to be moved." Now, I have allowed amendments to be moved but the question is that I don't think you would be able to do justice to them or consider them dispassionately unless they are all put in writing, circulated to you in advance and then each one of them is debated. Now, I don't know whether many of us would even understand where a particular amendment would fit in or how it would change the complexion of the resolution itself. So, if you agree with that procedure then all the four amendments moved today would be circulated and then we would take them according to the rules on the next Private Members Day, alongwith the resolution itself.

Mr. Hassan A. Shaikh: But Sir, it should be kept in mind that the mover of the resolution has already made his statement. He has already made his statement. He will not be entitled to make any further statement except in reply.

Mr. Chairman: He has a right of reply and on the amendments which he is opposing, he has a right to speak on the amendments.

مولانا کوثر نیازی: میری ترمیم اصل قرارداد میں نہیں ہے۔ اگر اصل قرارداد ہو تو میں پورے طور پر سپورٹ کروں گا۔ میری ترمیم جناب حسن اے شیخ کی ترمیم میں ہے۔

جناب چیئرمین: اسی طریقے پر میں نے پیش بھی کیا ہے کہ وہ حسن اے شیخ صاحب کی ترمیم کی ترمیم ہے۔

مولانا کوثر نیازی: وہ نہیں رہے گی تو یہ بھی نہیں رہے گی۔

قاضی حسین احمد: میری یہ درخواست ہے کہ اس کو ویسے بھی ترامیم کے لئے اب اگلے ہفتے لینا ہے تو اس لئے اس میں مہلت دے دیجئے اس وقت جن لوگوں نے ترامیم پیش کی ہیں اس کی بجائے وہ آپس میں مشورے کے ساتھ، جناب جاوید جبار صاحب کے مشورے کے ساتھ، ہو سکتا ہے اس قرارداد کو نئے الفاظ میں دے دیں یا اسی پر سب اتفاق کر لیں اس لئے یہ گنجائش ہونی چاہئے کہ یہ لوگ موجودہ ترامیم کی بجائے نئی ترامیم دے سکیں۔

جناب چیئرمین: میرا خیال ہے میں کوئی راز افشاء نہیں کر رہا لیکن جاوید جبار صاحب نے پہلے ایک قرارداد پیش کی تھی جو میرے خیال میں ایڈمسیبل نہیں تھی۔

Mr. Chairman: I hope, I am not disclosing a secret.

لیکن جاوید جبار صاحب نے earlier ایک resolution move کیا تھا میرے خیال میں admissible نہیں تھا۔

and in order to bring it within the ambit of the rules and regulations I had amended it and that reads:— "This House is of the opinion that all persons presently detained in prisons for political activities under the order of the Federal Government be released forthwith unless their detention is otherwise lawful." This was not acceptable to Mr. Javed Jabbar and he substituted his original resolution by the one which we now have and which has attracted now at least four amendments. But in the meantime if you can have a combined resolution on this which is acceptable to both sides and to the House, as such, I think nothing would be more welcome than that.

Mr. Hasan A. Shaikh: Sir, the original resolution probably may be more acceptable than this.

Mr. Chairman: That has been withdrawn.

Mr. Hasan A. Shaikh: We know, what is the amendment, probably that may be more acceptable than this.

Mr. Chairman: That has been withdrawn and that is why I submit, I am not disclosing any secret. But that is not relevant any longer. So we agree then to defer the discussion or debate on this resolution and the amendments which should be circulated in the meantime to the next Private Members Day.

جناب اقبال احمد خان: جناب والا! چونکہ یہ ریزولیوشن اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر زیر غور آئے گا تو رولز کے مطابق میں آپ کی رولنگ چاہتا ہوں کہ اس میں مزید ترامیم بھی پیش ہو سکتی ہیں۔

جناب چیئرمین: ہو سکتی ہیں، ضرور ہو سکتی ہیں۔

Mr. Javed Jabbar: But Sir, the discussion will start with the original resolution.

Mr. Iqbal Ahmed Khan: As you have already spoken, now you will be either speaking on the amendments or finally at the closing stage.

Mr. Chairman: The amendments moved to any resolution like amendments to a Bill have to be disposed of first. Now, if the original resolution is amended in the light of that then it is the amended resolution which is debated and which is put to the House or the other way if it is not, there is no amendment and it is carried through then the original resolution comes in its pure form, in its original form again before the House and is debated.

Mr. Javed Jabbar: The original resolution was never put to the House.

Mr. Chairman: It can not be put at the stage. It will have to be put after the amendments have been disposed of. This is what I am trying to convey to you. Then, shall we take up the next item?

جناب اقبال احمد خان: اب مزید بزنس نہیں ہو سکتا۔ یا تو اس کو ڈسپوز آف کرنے کے بعد اگلی آئیٹم لی جا سکتی ہے۔ چونکہ آپ کی طرف سے تجویز آئی ہے جس کو ہاؤس نے منظور

کیاہے کہ اس بحث کو ہم ملتوی کرتے ہیں اگلے غیر سرکاری کارروائی کے روز تک تواب یہ آئیٹم وہاں پہلے ہوگی اس کے بعد جو بھی قرعہ اندازی میں آئے گا اس کے مطابق وہ ہو گا۔

Mr. Chairman: I will just put it again to the House. I think you might consider the importance of two other resolutions which are there. Both of them are by Malik Faridullah Khan. One is under consideration. So probably, there is no bar to your moving that but I think, compared to the other resolution, that is not that important in my point of view. The first resolution is this:

> "This House is of the opinion that the jurisdiction of the Federal Ombudsman be extended to the Federally Administered Tribal Areas for the accountability of Government fuctionaries in accordance with the Islamic principles."

This is one and the other is:

> "This House recommends that the next elections in the Federally Administered Tribal Areas be held on the basis of direct adult franchise and the rules of the Election Commission be amended accordingly."

So we have to adjourn the sitting to meet again tomorrow at 4.30 p.m.

[The House then adjourned till 4.30 p.m. Monday, February 24, 1986.]

PCPPI—2608(86)Senate—14-3-1988—300.